

میری کتاب

جماعت سوم

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میری کتاب

جماعت سوم



پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور محفوظ ہیں۔
منظور کردہ: قومی ریویو کمیٹی، وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب سازی) اسلام آباد، پاکستان۔

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ	نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار
63	گرمی (نظم)	24	1	حمد	-1
65	پیشہ اور کام	25	3	حضور کے اخلاق (1)	-2
68	قرآن پڑھنا (3)	26	6	ذہری خوشی	-3
70	حضرت علیؓ رحمہ اللہ وسجدہ	27	9	طوطے کا پیغام	-4
74	سورج (نظم)	28	13	نعت	-5
76	چانور اور ان کے خاندان	29	15	قرآن پڑھنا (1)	-6
79	مریم بھاری	30	16	گھریا راکھ	-7
83	ہم نے چڑیا گھر دیکھا (نظم)	31	19	ہماری زمین	-8
85	ضلعی انتظامیہ (1)	32	22	حضور کے اخلاق (2)	-9
88	ضلعی انتظامیہ (2)	33	25	فضول خرچی	-10
92	قرآن پڑھنا (4)	34	27	ڈو (نظم)	-11
94	آلودگی	35	29	ہوا، پانی اور روشنی	-12
97	حوالدار لاک جان	36	32	جان داروں کی خوراک	-13
102	بیاد پاکستان (نظم)	37	36	محنت کی عظمت	-14
103	لطیفے	38	39	پانی اور ہوا کی کہانی	-15
106	دوست کے نام خط	39	42	نماز کے آداب اور اوقات	-16
108	بیاری کی درخواست	40	45	قرآن پڑھنا (2)	-17
109	چٹیل (نظم)	41	47	ہمارا وطن (نظم)	-18
111	اچھی اچھی باتیں	42	49	حضرت عمر فاروقؓ	-19
112	دعا	43	52	اسلامی برادری	-20
			54	میں کون ہوں؟	-21
			56	ہمارے راہ نما	-22
			60	بل ٹل کر کام کرنا	-23

مصنفین • قیس چودھری چھپر کلوت میو • فقیر احمد فیصل • محمد اقبال انجم
ایڈیٹر • محمد زبیر سہابی • ناشر: پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور
پری پریس • اظہار سنز، اردو بازار، لاہور • مطبع: نظریہ پاکستان پرنٹر لاہور

محمد

اللہ اکبر کی صدا کہتی ہے سب سے بڑا
تیرا خدا، میرا خدا سب کا خدا، سب سے بڑا
سُورج، ستارے، آسمان یہ چاندنی یہ کہکشاں
چشمے، پہاڑ اور وادیاں دریا، سمندر، ندیاں
جنگل، یہ صحرا، گلستاں حُور و فرشتے، انس و جاں
یہ گائیں، بھینسیں، بکریاں پھل، پھول اور یہ کھیتیاں
برسات، ٹھنڈی سردیاں پت جھڑ، بہاریں، گرمیاں
بادل یہ ساون کی گھٹا بارش، دھنک، ٹھنڈی ہوا
اُس نے ہے سب پیدا کیا سب کچھ ہمیں اُس نے دیا
ہر لب پہ ہے اُس کی ثنا کہتی ہے ہر شے بڑا ملا

تیرا خدا میرا خدا
سب کا خدا، سب سے بڑا

(تیس چودھری)

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔


- (الف) اللہ تعالیٰ نے کیا کیا چیزیں پیدا کی ہیں؟
 (ب) اس نظم میں شاعر نے کیا کیا منظر بیان کیے ہیں؟
 (ج) پانچ پھلوں اور پانچ سبزیوں کے نام لکھیں؟
 (د) ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔ دریا۔ کھیتیاں۔ آسمان۔ سردیاں۔ گھٹا۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	اس نظم کو زبانی یاد کریں اور جماعت میں مل کر پڑھیں۔
سرگرمی نمبر 2-	اپنی کاپی پر بارش کا منظر بنائیں۔
سرگرمی نمبر 3-	اس حمد کا کوئی شعر خوش خط لکھ کر اپنے استاد کو دکھائیں۔
سرگرمی نمبر 4-	آپس میں تعلق رکھنے والے الفاظ کو آپس میں ملائیں جیسے کہکشاں اور آسمان کو ملایا گیا ہے۔
پھول	آسمان
کہکشاں	پہاڑ
چشمے	گلستان
کھیتیاں	گھٹا
بارش	کسان

برائے اساتذہ:-

- جماعت میں دھنک کا چارٹ بنائیں اور اس کے رنگ بتائیں۔
- بچوں سے موسموں کی تصاویر جمع کرنے کو کہیں۔



حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اخلاق دُنیا کے سب انسانوں کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت کے اعلان سے پہلے بھی سچ بولنے کی وجہ سے ”صادق“ اور امانت دار ہونے کے سبب ”امین“ مشہور تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماروں کا حال جا کر پوچھتے۔ اُن کے لیے دُعا فرماتے۔ ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرتے، کمزور اور بوڑھے لوگوں کے کام میں اُن کا ہاتھ بٹاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں مہمان آتے تو اُن کی خُوب خاطر تواضع فرماتے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ مسکرا کر نرم لہجے میں بات فرماتے۔ کسی کو بُرا نہ کہتے۔ کبھی اپنی ذات کے لیے کسی سے بدلہ نہ لیتے بلکہ اپنے دشمنوں سے بھی ہمیشہ اچھا اور نیک سلوک فرماتے۔



مکہ کا سردار اوسفیان اسلام لانے سے پہلے آپ ﷺ کا سخت دشمن تھا۔ اُس نے آپ ﷺ کو کچھ نہ ملا تو وہ بھوک سے مرنے لگے۔ آپ ﷺ کی برکت سے مدینے کے لوگ خوش حال تھے۔ اوسفیان آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی ”محمد (ﷺ) مکہ میں آپ کے بھائی بند بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھنے والے ہیں۔ اُن کے لیے اپنے خدا سے دعا کریں۔“ آپ ﷺ نے نہ صرف اُن کے لیے دُعا فرمائی بلکہ بہت سا غلہ بھی مکے والوں کو بھجوا دیا۔ آپ ﷺ کی دعا سے اللہ تعالیٰ نے خوب بارشیں برسا دیں جن سے قحط دُور ہو گیا۔

آپ ﷺ بچوں سے بہت محبت کرتے تھے۔ موقع ملتا تو اُن کے ساتھ کھیلتے۔ اپنے ساتھ سواری پر بٹھالیتے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنے پیارے نواسوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے جو ابھی چھوٹے بچے تھے پیار فرما رہے تھے۔ ایک شخص یہ دیکھ کر کہنے لگا۔ میرے دس بچے ہیں میں نے کبھی کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”جو اپنے چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی عزت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں :
 - (i) آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مہمانوں کے ساتھ کیسا سلوک فرماتے تھے؟
 - (ii) آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اخلاق کیسا ہے؟
 - (iii) آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں کے ساتھ کس طرح پیش آتے تھے؟
 - (iv) آپ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بچوں کو پیار نہ کرنے والے شخص کی بات کا کیا جواب دیا؟
- 2- درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مطلب واضح ہو جائے:

نمونہ، ضرورت مند، سلوک، خوش حال، عزت۔
- 3- دیے گئے الفاظ کے اُلٹ معنی والے الفاظ لکھیں:

سچ، کمزور، نرم، محبت، چھوٹے۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	چند مشہور نبیوں کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔
سرگرمی نمبر 2-	بیت اللہ، مسجد نبوی اور پاکستان کی چند مشہور مسجدوں کی تصویریں اپنی کاپی پر چپکائیں اور اُن کے نام لکھیں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ بچوں کو حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق کے کچھ اور واقعات بتائیں۔
- ★ یوسفیان نے حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کیوں جنگیں کیں۔ مختصراً بیان کریں۔

دہری خوشی



شام کے وقت بچے ٹی وی دیکھ رہے تھے۔ امی باورچی خانے میں کھانا پکا رہی تھیں۔ اچانک فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ راشد نے بھاگ کر فون اٹھایا۔ آواز سن کر وہ خوشی سے بولا: امی جلدی آئیں ابو کا امریکا سے فون ہے۔ اُس کی امی نے فون سن کر بچوں سے کہا: آپ کے لیے خوش خبری ہے۔ کل شام کی پرواز سے آپ کے ابو اسلام آباد پہنچ رہے ہیں۔ ہم سب اُن کا ہوائی اڈے پر استقبال کریں گے ہم صبح سویرے ریل گاڑی کے ذریعے سے راولپنڈی

روانہ ہوں گے۔ میں آپ کے ماموں کو فون کرتی ہوں وہ آج ہی ہمارے لیے سیٹیں بک کروادیں۔

دوسرے دن سب جلدی جلدی بیدار ہوئے۔ ٹیکسی لی اور لاہور اسٹیشن پہنچ گئے۔ وہ گاڑی میں سوار ہو کر اپنی نشستوں پر بیٹھ گئے۔ اچانک سعدیہ نے توجہ دلائی کہ ہم نے خالہ کو تو اطلاع ہی نہیں دی۔ اُس کی امی بولیں: بیٹی! میں نے تمہارے ماموں سے کہہ دیا ہے کہ وہ انھیں تاروے دیں۔ چار گھنٹے کے بعد جب وہ راولپنڈی اسٹیشن پر پہنچے تو خالہ اور خالو ان کو لینے کے لیے پلیٹ فارم پر کھڑے تھے۔ سلام دعا کے بعد سب لوگ کار میں بیٹھ کر گھر پہنچ گئے۔ بچوں نے نہادھو کر دوپہر کا کھانا کھایا۔ کچھ دیر آرام کیا اور شام کو سب لوگ تیار ہو کر ہوائی اڈے پہنچ گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد طیارہ اُترا۔ بچوں کے ابو مسکراتے ہوئے باہر آئے سب کو سلام کیا۔ آمنہ، راشد اور ننھا قاسم ابو سے لپٹ گئے۔ بچے، بڑے، سب خوش گپیاں کرتے ہوئے گھر کے لیے روانہ ہوئے۔ اگلے دن صبح سویرے امریکنڈیشنڈ کوچ میں لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔ کوچ موٹر وے

کے ذریعے سے لاہور پہنچی۔ انھوں نے لاری اڈے سے ٹیکسی پکڑی اور گھر پہنچ گئے۔ بچے اپنے والد کے آنے پر بہت خوش تھے کچھ دیر آرام کے بعد ابو نے سامان کھولا اور بچوں سے کہنے لگے: میں آپ کے لیے ایک زبردست تحفہ لایا ہوں۔ اب آپ مجھے فون کریں گے تو میں آپ کو اور آپ مجھے باتیں کرتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔



بچوں نے کہا: ابو وہ کیسے!

ابو بولے: میں آپ لوگوں کے لیے کمپیوٹر لایا ہوں۔

آمنہ اور قاسم دونوں بولے: کمپیوٹر کیا ہوتا ہے؟

ابو نے کہا: بیٹا! یہ ایسی مشین ہے جو بہت سے کام تیزی سے کر سکتی ہے۔ مثلاً یہ حساب کے سوال چند لمحوں میں حل کر سکتی ہے۔ تصویریں اور گراف بنا سکتی ہے۔ بچے اس پر مختلف گیمز کھیل سکتے ہیں۔ یہ کوئی پیغام یا معلومات دنیا میں کہیں بھی فوراً پہنچا سکتی ہے۔ اس طرح پیغام بھیجنے کو ”ای میل“ یا ”برقی ڈاک“ کہتے ہیں۔

بچوں نے ابو کا شکریہ ادا کیا اور کہا ”آپ کے آنے سے ہمیں دُہری خوشی ملی ہے۔ ایک تو آپ آئے دوسرے ہمارے لیے کمپیوٹر کا تحفہ لائے۔ اب ہم آپ سے اور دوستوں سے آمنے سامنے بیٹھ کر باتیں کر سکیں گے۔“

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں۔



(ا) ہم کن کن ذریعوں سے پیغام پہنچاتے ہیں؟

(ب) سفر کے لیے کون کون سی سواریاں استعمال ہوتی ہیں؟

(ج) کمپیوٹر سے ہم کیا کیا کام لے سکتے ہیں؟

(د) ای میل یا برقی ڈاک کسے کہتے ہیں؟

(ه) موٹروے اور عام سڑک میں کیا فرق ہے؟

2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا مطلب واضح ہو جائے۔

خوش خبری، پلیٹ فارم، ہوائی اڈا، تحفہ، پیغام۔

3- خالی جگہ پُر کریں۔

(i) راشد کے ابو امریکا سے _____ کے ذریعے سے اسلام آباد پہنچے۔ (ریل گاڑی۔ ہوائی جہاز)

(ii) ریل گاڑی _____ پر رُکی۔ (پلیٹ فارم۔ لاری اڈے)

(iii) جہاز _____ پر اترتا ہے۔ (ہوائی اڈے۔ اسٹیشن)

(iv) راشد اور اس کے گھر والے _____ سے لاہور پہنچے۔ (عام سڑک۔ موٹروے)

(v) اب بات چیت کرنے والے _____ ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ (کمپیوٹر پر۔ ٹیلی وژن پر)

4- اس سبق میں آنے والی پانچ جگہوں کے نام لکھیں۔

5- ترتیب دے کر با معنی جملہ بنائیں۔ ”رہی۔ ہے۔ گھاس۔ کھا۔ گائے۔“

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	ٹیلی وژن پر دکھائے جانے والے بچوں کے پروگراموں کی فہرست تیار کریں۔
سرگرمی نمبر 2-	ان چیزوں کا خاکہ بنائیں۔ (i) ہوائی جہاز (ii) ٹیلی فون

برائے اساتذہ:-

★ طلبہ سے سفر کے قدیم اور جدید ذرائع مواصلات اور نقل و حمل کا موازنہ کروائیں۔

★ کمپیوٹر کے مختلف حصوں کے نام اور کام بتائیں۔

★ سفر اور پیغام رسانی کے ذرائع کا چارٹ بنا کر جماعت کے کمرے میں لٹکائیں۔

طوطے کا پیغام



پڑانے زمانے کی بات ہے۔ ایک سوداگر کے پاس ایک خوب صورت طوطا تھا۔ یہ طوطا بڑی اچھی باتیں کیا کرتا تھا۔ سب گھروالے اس سے محبت کرتے اور اس کا خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ سوداگر تجارت کے لیے کسی دوسرے ملک جانے لگا۔ اس نے گھروالوں سے پوچھا کہ وہ ان کے لیے کیا کیا تحفے لائے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی پسند بیان کی۔ سوداگر نے یہی بات طوطے سے بھی

پوچھی۔ وہ بولا ”جب آپ جنگل میں سے گزریں تو وہاں کے طوطوں کو میری طرف سے کہیں کہ تمہیں ملنے کو میرا دل ترس رہا ہے۔ تم آزاد ہو۔ باغوں اور جنگلوں میں مزے کر رہے ہو۔ میں یہاں قید میں ہوں اور ہر وقت تمہیں یاد کرتا ہوں“ سوداگر نے طوطے سے وعدہ کیا اور اپنے سفر پر روانہ ہو گیا۔

سوداگر جنگل میں سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر چند طوطوں پر پڑی۔ اس نے گھوڑا روک کر اپنے طوطے





کا پیغام سنایا۔ پیغام سنتے ہی ایک طوطا تھر تھر کانپنے لگا اور پھر بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا۔ سوداگر کو طوطے کی موت کا بہت افسوس ہوا۔ اس نے سوچا کہ یہ طوطا ضرور میرے طوطے کا کوئی رشتہ دار ہے جو اس کا حال سن کر برداشت نہیں کر سکا اور مر گیا۔

جب سوداگر اپنے وطن واپس آیا اور تمام گھروالوں کو ان کے تحفے تقسیم کر چکا تو طوطے نے پوچھا: آپ نے میری فرمائش بھی پوری کی یا نہیں؟ سوداگر نے ٹھنڈی سانس بھر کر طوطے کو سارا قصہ سنا دیا۔ جو نہی طوطے نے یہ قصہ سنا وہ بھی تھر تھر کانپنے لگا اور پھر بے جان ہو کر پنجرے میں ایک طرف گر گیا۔ سوداگر اور اس کے گھروالوں کو اپنے طوطے کی موت کا بے حد افسوس ہوا۔ کچھ دیر بعد سوداگر نے پنجرہ کھولا اور طوطے کو اٹھا کر باہر پھینکا تو طوطے نے پَر پھڑ پھڑائے اور ایک درخت کی اونچی شاخ پر جا بیٹھا۔ طوطا حیران پریشان سوداگر سے کہنے لگا کہ میرے ساتھی نے اپنے عمل سے مجھے آزاد ہونے کا یہ طریقہ بتایا تھا۔ اُس نے بتایا تھا کہ آزادی کے لیے جان بھی قربان کی جاسکتی ہے۔ یہ کہہ کر طوطا خوشی خوشی اپنے وطن کی طرف اڑ گیا۔

پیارے بچو! اس کہانی سے آپ کو پتا چلا ہوگا کہ آزادی کتنی بڑی نعمت ہے اور اپنے وطن سے محبت پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے۔ آزادی اور اپنا پیارا وطن پاکستان حاصل کرنے کے لیے ہم نے بھی بہت سی قربانیاں دی ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ آزادی کی اس نعمت کی دل سے قدر کریں۔ خوب دل لگا کر پڑھیں اور اپنے پیارے وطن کی ترقی اور خوش حالی کے لیے پوری کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ پاکستان کو ہمیشہ قائم رکھے! (آمین)

مشق



1- جواب لکھیں۔

(الف) سوداگر نے اپنے گھر والوں سے کیا پوچھا؟

(ب) طوطے نے سوداگر سے کیا فرمائش کی؟

(ج) طوطے کا پیغام سن کر جنگل کے طوطے نے کیا کیا؟

(د) جنگلی طوطے کے گرنے کا کیا مطلب تھا؟

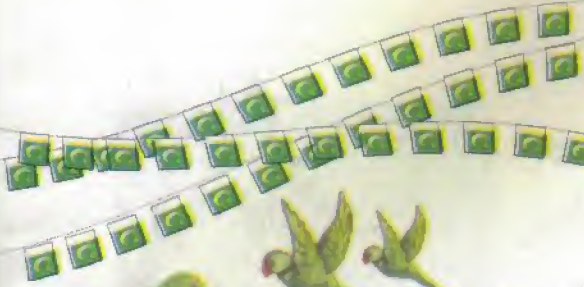
(ه) سوداگر نے طوطے کو پنجرے سے باہر کیوں پھینکا؟

(و) طوطے نے آزادی کیسے حاصل کی؟

2- پہلے کالم (الف) کے الفاظ کو دوسرے کالم (ب) کے الفاظ سے ملا کر جملہ مکمل کریں۔

الف	ب
ایک سوداگر کے پاس	پوری کوشش کرنی چاہیے۔
پیغام سنتے ہی ایک طوطا	عقل دی ہے۔
آپ نے میری فرمائش بھی	تھر تھر کانپنے لگا۔
انسان کو اللہ نے	پوری کی ہے یا نہیں۔
ہمیں پاکستان کی ترقی کے لیے	ایک خوب صورت طوطا تھا۔

3- خالی جگہ پُر کریں۔



(i) طوطا بڑی _____ باتیں کیا کرتا تھا۔

(ii) واپسی پر سوداگر کا گزر _____ سے ہوا۔

(iii) طوطا خوشی خوشی اپنے _____ کی طرف اڑ گیا۔

(iv) آزادی بہت بڑی _____ ہے۔



4- مندرجہ ذیل الفاظ کے جملے بنائیں۔ محبت۔ تحفہ۔ آزاد۔ قید۔ بے جان۔

5- ترتیب دے کر بامعنی جملہ بنائیں۔



(ا) بیان۔ کی۔ ہر۔ ایک۔ اپنی اپنی۔ نے۔ پسند۔

(ب) آیا۔ وطن۔ جب۔ واپس۔ سوداگر۔ اپنے۔

(ج) نعمت۔ بہت۔ آزادی۔ بڑی۔ ہے۔

سرگرمی: طوطا کی جمع طوطوں ہے۔ مندرجہ ذیل الفاظ کی اسی طرح جمع بنائیں۔

_____	باغ	_____	ملک
_____	ساتھی	_____	جنگل
_____	سوداگر	_____	شیر

برائے اساتذہ:-

★ ”آزادی کی نعمت“ پر بچوں سے پانچ جملے لکھوائیں۔

★ تحریک پاکستان کے چیدہ چیدہ واقعات بچوں کو سنائیں۔

★ خوش خط لکھوائیں: اللہ پاکستان کو ہمیشہ قائم رکھے!۔ (آمین)



نعت

جس کو خدا نے بھیجا اپنا بنا کے پیارا

اک ایک حرف جس پر قرآن کا اُتارا

جس نے ہماری دُنیا اور دین کو سنوارا

وہ ہے نبی ہمارا، وہ ہے نبی ہمارا

جس نے ہمیں سکھایا نیکی کی رَہ پہ چلنا

بچنا برائیوں سے، سچائیوں میں ڈھلنا

نام خدا پہ جس نے ہر ایک کو پکارا

وہ ہے نبی ہمارا، وہ ہے نبی ہمارا

(قیوم نظر)



مشق

1- مختصر جواب لکھیں۔

(i) اللہ نے ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دُنیا میں کیا بنا کر بھیجا؟

(ii) قرآن کریم کس نبی پر اتارا گیا؟

(iii) ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں کیا سکھایا؟

2- مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

خدا۔ پیارا۔ حرف۔ قرآن۔ نیکی۔

سرگرمی نمبر 1-	یہ نعت یاد کر کے جماعت میں سنائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	پیارا اور اتارا ہم آواز الفاظ ہیں۔ آپ اس نعت سے اسی طرح کے الفاظ چن کر لکھیں۔

برائے اساتذہ:-

★ آپ اس نعت کے علاوہ کوئی اور نعت بھی بچوں کو یاد کروائیں اور لکھوائیں۔

★ نعت خوانی کا مقابلہ کروائیں اور انعام دیں۔

★ خوش خطی کے مقابلے کے لیے بچوں کو یہ مصرع دیں۔ جس نے ہمیں سکھایا نیکی کی رہ پہ چلنا۔



قرآن پڑھنا



(1)

☆ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔ اب اور کوئی کتاب نازل نہیں ہوگی۔ اسے پڑھ کر ہم دین اسلام کی باتیں اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ آپ پہلی اور دوسری جماعت میں عربی حروف ان کی حرکات اور تنوین کے بارے میں جان چکے ہیں۔ درج ذیل الفاظ کو پڑھ کر آپ کو اپنا کچھلا پڑھا ہوا سبق یاد آجائے گا۔

حَفِظَ	خُلِقَ	كُتِبَ	سَقَرَةُ	خَاشِعَةً	سَمِعَ
--------	--------	--------	----------	-----------	--------

☆ جزم دو حرفوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ جس حرف پر جزم ”و“ کا نشان ہوا سے ساکن کہتے ہیں۔
ساکن سے پہلے حرف پر حرکت ہوتی ہے۔ مثلاً

أَنْ	رَبِّ	لَيْسَ	خَوْفٍ	رُبْعٍ	أَرْسِلْ
------	-------	--------	--------	--------	----------

☆ ل سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس حرف کی آواز کو قدرے لمبا کرتے ہیں۔ مثلاً

نَاصِرٌ	عَلِمْنَا	فَتَحْنَا	عَاسِقٌ	وَاحِدٌ	دَاخِلٌ
---------	-----------	-----------	---------	---------	---------

☆ اگر واو سے پہلے حرف پر پیش ہو تو اس حرف کی آواز کو بھی لمبا کر کے پڑھتے ہیں۔ مثلاً

طَهُورٌ	يُولَدُ	صَبُورٌ	أَقُولُ	يُوجَدُ	نُورٌ
---------	---------	---------	---------	---------	-------

☆ اگر ”ی“ سے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو تو اس حرف کی آواز بھی لمبا کر کے پڑھیں گے۔ مثلاً

تَقْوِيمٌ	عَالَمِينَ	مُبِينٌ	رَحِيمٌ	مُسْكِينٌ	وَالْتَّيْنِ
-----------	------------	---------	---------	-----------	--------------



گھر پیارا گھر

نِدا آج بہت خوش ہے۔ اس کے عزیز رشتہ دار اُس کا نیا گھر دیکھنے آئے ہیں۔ ان میں نِدا کے تایا، تائی، چچا، چچی، ماموں، ممانی، خالہ، خالو اور اُن کے بچے بھی ہیں۔ کھانے کے بعد سب کو نیا گھر دکھایا گیا۔ سب نے مل کر مبارک باد دی۔ نِدا نے اپنے رشتے کے بہن بھائیوں کو اپنا اور بھائی کا پڑھنے کا کمرہ دکھایا جس میں اُنھوں نے سلیقے سے اپنی کتابیں رکھی ہوئی تھیں۔ نِدا کی پھوپھی نے اُسے اپنے پاس بلا کر پیار کیا اور کہا۔

”ماشاء اللہ ہماری بیٹی کتنی بڑی ہو گئی ہے!“

نِدا نے ہنستے ہوئے کہا ”پھوپھی جان! ابھی آپ جتنی بڑی نہیں ہوئی۔ ابھی تو

میں تیسری جماعت میں ہی ہوں۔“

خالہ نے کہا۔ ”اللہ بڑی نظر سے بچائے! ہماری بیٹی کتنی ذہین ہے!“

ممانی بولیں۔ ”بھائی! اپنی اس بیٹی کو تو ڈاکٹر بنانا۔ ماشاء اللہ واقعی بڑی

ذہین ہے۔“



اُن کی اس بات پر سب کھلکھلا کر ہنس پڑے۔
 یدانے کہا ”ممائی جان! میں ڈاکٹر نہیں بلکہ سیدھی سادی اُستانی بنوں گی۔ جیسے میری اُستانی صاحبہ ہیں۔ وہ
 ہم کو پیار اور محنت سے پڑھا رہی ہیں میں بھی ایسے ہی اوروں کو پڑھاؤں گی۔“
 ماموں بولے ”ماشاء اللہ! ہماری بیٹی کی سوچ بہت اچھی ہے۔ یقیناً اُستاد ہی کسی قوم اور ملک کی تقدیر
 سنوارتے ہیں۔“

خالو نے کہا ”بھئی اسی لیے تو اسے پیغمبروں کا پیشہ کہتے ہیں۔ تعلیم کے ذریعے سے ہی کسی قوم کی حالت
 سُدھاری جاسکتی ہے۔“
 چھوٹے بچوں نے خوش ہو کر نعرہ لگایا ”یداباجی! زندہ باد“ اس پر سب ہنس پڑے۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں :

(الف) یدا کیوں خوش تھی؟

(ب) یداکس جماعت میں پڑھتی ہے؟

(ج) یدا پڑھ لکھ کر کیا بننا چاہتی ہے؟

(د) کسی قوم اور ملک کی تقدیر کون سنوارتا ہے؟

2۔ ان الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

گھر۔ بیٹی۔ کمرہ۔ اُستاد۔ پیغمبر۔

3۔ جمع بنائیں۔ دعوت۔ حالت۔ بیٹا۔ اُستاد۔ پیغمبر۔

4۔ مذکر کے مونث اور مونث کے مذکر لکھیں۔

بھائی۔ ماں۔ اُستاد۔ بیٹی۔ بچہ۔

سرگرمی

سرگرمی نمبر 1۔ کاپی پر اپنے گھر کا نقشہ بنا کر رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

★ اچھے استاد کے دس اوصاف چارٹ پر خوش خط لکھ کر جماعت میں لٹکائیں۔

★ خوش خطی کے مقابلے کے لیے یہ جملہ دیں۔

”پاکستان زندہ باد“

★ بچوں کو بتائیں کہ اُستاد کا پیشہ پیغمبروں کا پیشہ کیوں ہے؟

ہماری زمین

سائنس کی استانی مس حنا کلاس میں داخل ہوئیں۔ سلام کے بعد طالبات سے کہا: پرندے اپنے گھونسلے درختوں پر بناتے ہیں۔ انسان کس جگہ پر مکان بناتے ہیں؟ تمام طالبات نے ہاتھ کھڑے کر دیے۔
مس حنا: نورین آپ بتائیں۔



نورین: ہم زمین پر اپنے گھر بنا کر رہتے ہیں۔
مس حنا: شاباش! آج ہم زمین کی بناوٹ کے بارے میں پڑھیں گے۔ ہماری زمین کا خشک حصہ مٹی کی پتلی تہ سے ڈھکا ہوا ہے اُس کے نیچے کی سطح چٹانوں، ریت، چکنی مٹی اور گلی سڑی چیزوں پر مشتمل ہے۔ تمام فصلیں، درخت اور جھاڑیاں اوپر کی تہ میں اُگتی ہیں۔ زمین کی سطح ہموار اور برابر

نہیں۔ اس میں کہیں میدان ہیں۔ کہیں ریتلے ٹیلے اور کہیں پہاڑ ہیں۔ کئی پہاڑ سخت چٹانوں سے بنے ہوئے ہیں۔ یہ چٹانیں شکل، رنگ اور سختی کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔ کوئی نرم، بھڑبھڑی اور کوئی بے حد سخت۔
عائشہ نے پوچھا ”کیا ہر طرح کی زمین میں فصلیں کاشت ہو سکتی ہیں؟“

مس حنا: زمین میں قریب قریب ہر جگہ فصلیں کاشت کی جاسکتی ہیں۔ درخت اُگائے جاسکتے ہیں۔ ان سے ہم اپنی خوراک، رہائش اور لباس کی ضرورت پوری کرتے ہیں لیکن سخت پتھروں پر فصل کاشت نہیں ہو سکتی۔“



یہ باتیں ہو رہی تھیں کہ کلاس کا وقت ختم ہو گیا۔ مس حمنانے کہا کہ زمین کے بارے میں مزید باتیں کل پڑھیں گے۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں :

(الف) زمین کی سطح کا اوپر والا حصہ کس چیز سے بنا ہوا ہے؟

(ب) کیا زمین کی سطح ہموار اور برابر ہے؟

(ج) زمین کے کس حصے پر فصلیں کاشت کی جاتی ہیں؟

(د) چٹانیں کتنی قسم کی ہوتی ہیں؟

2- ان الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

ساخت۔ گلی سڑی۔ ہموار۔ ٹیلے۔ بھر بھری۔

3- ان الفاظ کے الٹ لکھیں۔ سخت۔ پتلی۔ کل۔ ہموار۔ بڑا۔

4- مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔

i- زمین کی اوپر والی سطح _____ ہے۔ (ناہموار - ہموار)

ii- چٹانیں _____ ہوتی ہیں۔ (مختلف۔ ایک جیسی)

iii- فصلیں زمین کی _____ سطح پر اُگتی ہیں۔ (نچلی - اوپر والی)

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	اس سبق کو مکالمہ کی صورت میں پڑھیں۔ ایک بچہ ٹیچر بن جائے۔ باقی طالب علم بن جائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	اپنی کاپی پر میدان اور پہاڑ کا خاکہ بنا کر رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

☆ زمین کی ساخت پر مبنی چارٹ / ماڈل کی مدد سے زمین کی تہیں سمجھائیں۔

حضور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاق

(2)

ہمارے پیارے نبی حضرت محمد صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے سیدھے راستے کی طرف بلایا تو وہ لوگ آپ کی جان کے دشمن بن گئے۔ اُن ظالموں نے آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیں۔ وہ آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے، آپ پر کوڑا کرکٹ پھینکتے، پتھر مارتے، مذاق اڑاتے اور بے ہودہ آوازے کتے۔

آپ کو اتنے دکھ دے کر بھی جب اُن کو آپ کے ارادوں میں کوئی کمی محسوس نہ ہوئی تو انھوں نے آپ کو لالچ دیے۔ اپنا سردار اور حاکم بنانا چاہا۔ بہت سامان اور روپیہ دینا چاہا مگر آپ نے اللہ کے حکم کو ہر حال میں ان تک پہنچانے کی کوشش کی اور ان کی کوئی بات نہ مانی۔

مکہ والوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ آپ اور آپ کے خاندان بنی ہاشم کا مکمل بائیکاٹ کر دیا جائے۔ کوئی کسی طرح کا تعلق اُن کے خاندان سے نہ رکھے۔ آپ نے بائیکاٹ کے یہ تین سال شعب ابوطالب میں اپنے خاندان والوں کے ساتھ گزارے مگر اللہ کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے کی دُھن نہ چھوڑی۔

مکہ والوں سے مایوس ہو کر آپ طائف تشریف لے گئے۔ یہ مکہ سے کچھ دور ایک خوش حال بستی تھی۔ وہاں کے لوگ مکہ والوں سے بھی زیادہ سخت دل نکلے۔ انھوں نے آپ کی بات ہی نہیں سنی اور نہ صرف اپنی بستی سے آپ کو نکال دیا بلکہ بستی کے آوارہ لڑکے بھی آپ کے پیچھے لگا دیے۔ وہ آپ کو پتھر مارتے اور آپ کا مذاق اڑاتے۔ آپ کا جسم زخموں سے چور چور ہو گیا۔ آپ کے جوتے خون سے بھر گئے مگر آپ نے ان کے لیے بددعا نہ فرمائی۔ بلکہ اپنے اللہ کے حضور رو کر دعا مانگی۔

”یا اللہ طائف والوں پر اپنا رحم فرما کیوں کہ یہ تیرے نبی کو نہیں جانتے۔“

آپ نے اپنے ماننے والوں کو ایک سچی اور اچھی زندگی گزارنے کے طریقے بتلائے۔ ان کو حق اور سچی بات کہنے، دیانت اور ایثار سے کام لینے اور صبر اور شکر سے رہنا سکھایا۔ اچھی تجارت کے اصول بتائے کہ آپس کے لین دین میں دھوکا نہ کریں۔ مال میں ملاوٹ نہ کریں۔ ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ آپ کے ایثار کا یہ حال تھا کہ اپنی ضرورت پر ہمیشہ دوسروں کی ضرورتوں کو ترجیح دیتے۔ کبھی کوئی سائل آپ کے در سے خالی نہ گیا۔ آپ وعدے کے پکے تھے۔ آپ کی تعلیمات پر چل کر آپ کے صحابہ کی زندگی برائیوں سے پاک ہو گئی۔ وہ سب نیک اور ایک بن گئے۔

مشق

1 سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) لوگ آپ کی جان کے دشمن کیوں بن گئے؟

(ب) لوگوں نے آپ کو کیا کیا لالچ دیے؟

(ج) کیا دکھوں سے گھبرا کر آپ کے ارادوں میں کوئی کمی آئی؟

(د) آپ نے بایکاٹ کے دن کہاں گزارے؟

(و) طائف والوں نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟

- 2- اس سبق میں عرب کے دو شہر مکہ اور طائف آئے ہیں۔ کیا آپ کو عرب کے کچھ اور شہروں کے نام بھی آتے ہیں۔ کاپی پر لکھ کر دکھائیں۔
- 3- پاکستان کے پانچ شہروں کے نام اپنی کاپی پر لکھیں۔
- 4- ان الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
کوڑا کرکٹ۔ لالچ۔ خوش حال۔ چور چور۔ ملاوٹ۔
- 5- انسانوں کی کامیابی کس چیز میں ہے؟

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	ناپ تول کے آلات میٹر اور ترازو ہیں۔ ان کی تصویریں اپنی کاپی پر بنائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	پھاڑ کا خاکہ بنائیں اور اس میں رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ حضور ﷺ کے عزم و استقلال کے کچھ اور واقعات طلبہ کو بتائیں۔
- ★ عزم و استقلال کے حوالہ سے اپنے کسی قومی ہیرو کا واقعہ لکھ کر چارٹ کی شکل میں کلاس میں لٹکائیں۔
- ★ حضرت آدم علیہ السلام پہلے نبی ہیں۔ آپ ﷺ کے آخری نبی ہیں۔ کچھ اور انبیاء کے نام بچوں کو لکھوائیں اور ان کے مختصر حالات سنائیں۔
- ★ حضور ﷺ کے ہجرت کا واقعہ بچوں کو بتائیں۔

فضول خرچی

فضول خرچی ایک بُری عادت ہے۔ قرآن مجید میں فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی اس لیے کہا گیا ہے کہ انسان فضول خرچی شیطان ہی کے کہنے پر کرتا ہے۔ کیا آپ میں سے کوئی بچہ شیطان کا بھائی بننا پسند کرے گا؟ آپ کبھی ایسا نہ چاہیں گے۔ اس لیے کہ ہم مسلمان ہیں اور اللہ تعالیٰ نے شیطان کو مسلمان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے۔

بھلا فضول خرچی ہے کیا؟ اپنی ضرورت اور حیثیت سے بڑھ کر خرچ کرنا فضول خرچی ہے۔ فضول خرچ ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ کبھی کبھی تو اسے قرض لے کر گزارا کرنا پڑتا ہے۔

اسلام ہمیں ہر کام میں درمیانہ راستہ اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ نہ تو فضول خرچ بنیں اور نہ ہی کنجوس۔ کنجوس وہ شخص ہوتا ہے جس کے پاس روپیہ پیسا تو ہو مگر وہ ضرورت پڑنے پر بھی نہ تو خود اپنی ذات پر خرچ کرے اور نہ ہی دوسرے ضرورت مندوں کی کوئی مدد کرے۔ ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی ہے۔ ہمارے پیارے نبیؐ کی تعلیم ہے کہ اپنے مال میں سے اللہ کی راہ میں خوب خرچ کرو۔ غریبوں اور محتاجوں کو صدقہ، خیرات اور زکوٰۃ دو۔ اس سے مال میں کمی نہیں ہوتی بلکہ اللہ اور برکت دیتا ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا بعض بچے مسجد میں وضو کرتے وقت ٹونٹی کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور وضو کرتے وقت بہت سا پانی بہا دیتے ہیں۔ یہ بھی فضول خرچی کی ایک قسم ہے۔ اسی طرح جو کام آپ کاغذ کے ایک صفحہ پر کر سکتے ہوں اُسے دو تین صفحوں پر کرنا بھی فضول خرچی ہے۔ غرض یہ کہ آپ کو ہر قسم کی فضول خرچی سے بچنا چاہیے۔

مشق



1 - سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) شیطان کا بھائی کس کو کہا گیا ہے؟

(ب) مسلمان کا کھلا دشمن کون ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ کس مال میں برکت عطا کرتا ہے؟

2 - ان الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

فضول خرچی - پریشان - مسجد - ضرورت مند - بیکار -

3 - کنجوس کا الٹ نئی ہے۔ درج ذیل الفاظ کے الٹ لکھیں۔

دشمن - مسلمان - غریب - خرچ -

برائے اساتذہ:-

★ نبی اکرمؐ کا ارشاد ہے ”جو درمیاندر راستہ چلاؤ محفوظ رہا“ اس کی تشریح کر کے بچوں کو بتائیں۔

★ اسراف اور کنجوسی کے مقابلے میں اعتدال کا راستہ اختیار کرنے کا جذبہ پیدا کرنے والے واقعات اور

کہانیاں سنائیں۔

★ اس سبق میں فضول خرچی کے نقصانات بتائے گئے ہیں۔ آپ بچوں کو بچت کے چند فائدے بتائیں۔

دُلا

بُھورے بُھورے دھتوں والا

موٹا ڈٹو ہم نے پالا

ہڈی ، روٹی سب کچھ کھالے

گیند بھی اپنے منہ سے اٹھالے

باغ میں دوڑے ساتھ ہمارے

اُچھلے کودے اور نہ ہارے

اک دم اٹھے بھونکے بھاگے

موٹر سے پھر نکلے آگے

ہر دم چوکس یہ رہتا ہے

سارے گھر کا رکھوالا ہے

مشق



- (الف) سوالوں کے جواب لکھیں۔
 (ب) ”ڈبُو“ کیسے کتے کا نام رکھتے ہیں؟
 (ج) کتے کی خوراک کیا کیا چیزیں ہیں؟
 (د) ڈبُو کو کون کون سے کرتب اور کام آتے ہیں؟
 (ه) کتا کیسار کھوالا ہے؟

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	کسی پالتو جانور پر پانچ جملے لکھیں۔
سرگرمی نمبر 2-	کتا انسان کا وفادار ہے۔ مگر یہ بعض انسانوں کا دشمن بھی ہے۔ وہ کون سے لوگ ہیں؟ ذرا سوچ کر بتائیں۔
سرگرمی نمبر 3-	لاپچی کتے کی کہانی کا پی پر لکھیں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ اسلام میں ایک خاص کام کے لیے کتا پالنے کی اجازت ہے۔ بچوں کو اس کام کے بارے میں بتائیں۔
- ★ کتا اپنے مالک کا وفادار ہوتا ہے۔ اس پر کوئی کہانی بچوں کو سنائیں۔
- ★ لفظ ”چوکس“ کی وضاحت کریں۔



ہوا، پانی اور روشنی

علی کو پودے لگانے کا بہت شوق تھا۔ اس نے بہت سے پودے اپنے گھر کے صحن اور گملوں میں لگا رکھے تھے۔ وہ باقاعدگی سے ان کو پانی دیتا اور ان کی تلائی کرتا۔ ایک دن سائنس کے استاد صاحب نے بتایا کہ پودوں کو زندہ رہنے کے لیے روشنی، ہوا، پانی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ علی نے سوال کیا 'جناب! یہ پودوں، حیوانوں اور انسانوں کے لیے کیوں ضروری ہیں؟'

استاد: پودے ہوا، پانی اور سورج کی روشنی کے ذریعے سے اپنی خوراک تیار کرتے ہیں۔ اگر یہ چیزیں نہ ہوں تو پودے زندہ نہ رہ سکیں۔ فصلیں، پھل اور سبزیاں بھی نہ ہوں۔ اس بات کو ہم تجربے سے ثابت کر سکتے ہیں۔ آپ دو پودے لے کر ایک کو دھوپ میں جب کہ دوسرے کو اندھیرے کمرے میں رکھیں۔ دھوپ والے پودے کو پانی دیتے رہیں لیکن کمرے والے پودے کو پانی نہ دیں۔ پھر کچھ دنوں کے بعد نتیجہ دیکھیں۔

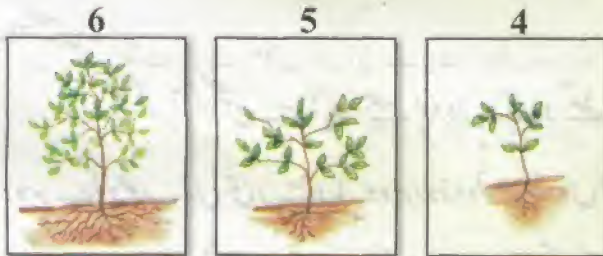
علی نے گھر آ کر صحن سے ایک جیسے پودوں کے دو گملے لیے۔ ایک گملے کو کمرے کے اندر رکھ دیا اور دوسرے کو دھوپ میں ہی رہنے دیا۔ وہ ہر روز دونوں پودوں کو دیکھتا۔ دھوپ والے پودے کو پانی دیتا اور کمرے والے پودے کو پانی نہ دیتا۔ دو دن کے بعد اس نے دیکھا کہ دھوپ والا پودا ہرا بھرا ہے جب کہ کمرے والا



پودا مڑجھا گیا ہے۔ وہ افسردہ ہو کر پودا امی کے پاس لے گیا
اور کہنے لگا۔ ”امی یہ دیکھیں! میرا پودا مڑجھا گیا۔“
امی: بیٹا! تم نے اس کو اندھیرے میں رکھا اور پانی بھی
نہیں دیا۔ اس وجہ سے یہ مڑجھا گیا۔

علی: میرے استاد صاحب نے بھی کہا تھا کہ جان داروں کو
ہوا، پانی، روشنی اور حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔
”اور ان کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتے۔“ امی نے بات
مکمل کر دی۔ وہ یہ بات سوچتا ہوا صحن میں آیا اور ہر ابھرا

پودا دیکھ کر خوش ہو گیا۔ اس نے اپنے آپ سے وعدہ کیا کہ وہ اب اپنے پودوں کو وقت پر پانی دے گا
اور ان کی تلاشی بھی کرے گا۔



مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں۔
 (الف) پودے کو اندھیرے میں رکھیں تو کیا ہوتا ہے؟
 (ب) پودے اپنی خوراک کیسے تیار کرتے ہیں؟
 (ج) انسان اور حیوان اپنی خوراک کس سے حاصل کرتے ہیں؟
 (د) انسانوں، حیوانوں اور درختوں کو زندہ رہنے کے لیے کن کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟
- 2- درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔ جیسے بیٹا۔ بیٹے
 ذریعہ پودا تجربہ گملا کمرہ
- 3- ان الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
 شوق۔ صحن۔ باقاعدگی۔ دھوپ۔ ہرا بھرا۔
- 4- مناسب الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں۔
 (i) اکثر پودے _____ میں مڑ جھکا جاتے ہیں۔ (روشنی ، اندھیرے)
 (ii) پودے اپنی خوراک _____ ہیں۔ (خود تیار کرتے ، کسی سے تیار کراتے)
 (iii) انسان اپنی خوراک _____ ہیں۔ (خود تیار کرتے ، پودوں سے حاصل کرتے)

سرگرمی

سرگرمی نمبر 1- دو پودے لیں ایک کو روشنی اور دوسرے کو اندھیرے میں رکھ کر مشاہدہ کریں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ مختلف پودوں کی جڑیں، پھول اور پتے بچوں سے اُن کی کاپیوں پر چسپاں کروائیں۔
- ★ تلاقی کرنے سے کیا مراد ہے؟ بچوں کو عملی مظاہرہ کر کے دکھائیں۔



جان داروں کی خوراک

حمیرا اور قاسم کے چچا گاؤں میں رہتے ہیں۔ چچا گاؤں سے آئے تو اپنے ساتھ بہت سی چیزیں لائے۔ دونوں بچے اُن کے پاس آکر اُن سے بات چیت کرنے لگے۔

حمیرا: چچا جان! آپ گاؤں سے کیا کیا لائے ہیں؟
 چچا مسکرائے اور کہنے لگے ”بیٹی! میں سردیوں کے موسم کی اجناس لایا ہوں۔ یہ چاول ہیں جو ہم دھان سے حاصل کرتے ہیں۔ یہ گڑ ہے جو گنے کے رس سے بنتا ہے۔ چینی بھی اسی سے بنائی جاتی ہے، ان تھیلوں میں مٹر، گو بھی، شلجم، آلو، گاجریں اور مولیاں ہیں۔“

حمیرا: اور وہ پھل کون کون سے ہیں؟
 چچا: یہ امرود، کینو اور مالٹے ہیں۔ یہ سردیوں کے موسم کے پھل ہیں اور ہمارے کھیتوں میں ان کے باغ ہیں۔



قاسم نے ماٹے اور کینو تھیلوں میں سے نکالتے ہوئے کہا ”چچا جان! آپ سردیوں میں کون کون سی فصلیں اور سبزیاں کاشت کرتے ہیں؟“

چچا: بیٹا! سردیوں کے آخر میں ہم گندم بوتے ہیں جو گرمیوں کی ابتدا میں تیار ہو جاتی ہے۔ ہم کدو، بھنڈی، بینگن، کریلے، خربوزے اور تربوز وغیرہ بھی بوتے ہیں۔ یہ سب گرمیوں کی سبزیاں اور پھل ہیں۔ ایک بات جو میں بتانا بھول گیا وہ یہ کہ سارے بیج ہر موسم میں نہیں بوئے جاتے۔ ایک دفعہ پھل کا بیج بویا یا پودا لگایا جاتا ہے جو چند سال بعد پھل دینا شروع کر دیتا ہے۔ ہر موسم میں ہر پھل دار درخت پھل نہیں دیتا بلکہ صرف اپنے موسم میں پھل دیتا ہے جیسے گرمیوں میں آم، جامن، آڑو، آلو بخارا وغیرہ۔

قاسم کا طوطا امرود کھارہا تھا۔ حمیرا طوطا دیکھ کر بولی ”چچا جان! آپ جانوروں کی خوراک کے بارے میں بھی بتائیں؟“

چچا: بیٹی! جانوروں کے لیے ہم عام طور پر جوار، باجرا، مکئی، برسیم کاشت کرتے ہیں۔ ہاں باجرا اور مکئی جانور اور انسان دونوں کھاتے ہیں۔ انسان ان کے دانے یعنی اناج کھاتا ہے۔

قاسم: چچا جان! آج کل ٹی وی پر بار بار اعلان کیوں ہو رہا ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ درخت اُگانے چاہئیں۔

چچا: بیٹا! ہمارے ملک میں جنگلوں کی کمی جو ہے۔

قاسم: چچا جان! جنگل کسے کہتے ہیں اور اس کے کیا فائدے ہیں؟

چچا: بیٹا! درختوں کے بڑے جھنڈ کو جنگل کہتے ہیں۔ یہ کسی بھی ملک کی ترقی کے لیے بہت ضروری ہیں۔ ان سے موسم ٹھنڈا رہتا ہے۔ مکان اور دوسری چیزیں بنانے اور آگ جلانے کے لیے لکڑی ہم جنگلوں سے ہی حاصل کرتے ہیں۔ کسی ملک کی آبادی زیادہ ہو تو اُسے زیادہ فصلوں، پھلوں، مکانوں اور جنگلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہماری حکومت اسی لیے شجرکاری پر زور دے رہی ہے۔

مشق

1- مختصر جواب لکھیں۔

- (ا) سردیوں کے موسم میں بوئی جانے والی فصلوں اور سبزیوں کے نام لکھیں۔
 - (ب) گرمیوں کے موسم میں بوئی جانے والی فصلوں اور پودوں کے نام لکھیں۔
 - (ج) جانوروں کے چارے یا خوراک کے لیے کون کون سی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں؟
 - (د) جنگل کے کیا فائدے ہیں؟
 - (ه) کیا پھلوں کے پودے ہر سال اُگائے جاتے ہیں؟
- 2- درختوں سے لکڑی حاصل ہوتی ہے بتائیں ان فصلوں سے کیا حاصل ہوتا ہے؟

دھان

گنے

کپاس

3- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

موسم - باغ - خوراک - گاؤں -

4- مناسب الفاظ لگا کر خالی جگہ پُر کریں۔

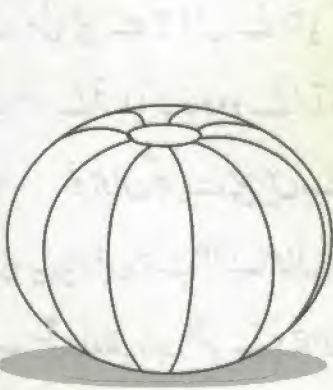
- i- مٹر، گوبھی، شلجم۔۔۔۔۔ کی سبزیاں ہیں۔ (سردیوں، گرمیوں)
- ii- شلجم، گاجر، مولیٰ، آلو۔۔۔۔۔ ہیں۔ (تتا، جڑ)
- iii- بھنڈی، کدو، کریلے۔۔۔۔۔ کی سبزیاں ہیں۔ (گرمیوں، سردیوں)
- iv- چینی اور گڑ۔۔۔۔۔ سے بنائے جاتے ہیں۔ (گنے کے رس، تنے)

5- مثال دیکھ کر الٹ الفاظ لکھیں۔ جیسے گاؤں، شہر

الٹ	الفاظ
	ٹھنڈا
	جان دار
	سردی
	دھوپ

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	سردیوں اور گرمیوں کی فصلوں، سبزیوں، اور پھلوں کے چارٹ بنا کر کلاس میں لگائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	ان خاکوں میں رنگ بھریں۔



برائے اساتذہ:-

- ★ بچوں کو تعلیمی سیر کروائیں۔
- ★ اجناس، پھلوں اور سبزیوں کے ماڈلز دکھلائیں۔

محنت کی عظمت

حضرت محمد ﷺ کی خدمت میں ایک ضرورت مند نوجوان حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول ﷺ میری کچھ مدد فرمائیں۔ آپ ﷺ نے اُس سے پوچھا۔ کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ اُس نے بتایا کہ اُس کے گھر میں صرف دو چیزیں پیالا اور کبیل ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ وہ لے کر آؤ۔

نوجوان گھر سے چیزیں لے آیا تو آپ ﷺ نے پاس بیٹھے ہوئے صحابہ سے پوچھا کہ کون یہ پیالا خریدتا ہے؟ ایک صحابی نے وہ پیالا خرید لیا اور پیسے اللہ کے رسول ﷺ کو دے دیے۔ آپ ﷺ نے نوجوان کو پیسے دے کر کہا کہ وہ جائے اور بازار سے ایک کلھاڑی خرید لائے۔ جب وہ کلھاڑی لے آیا تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اُس میں لکڑی کا دستہ ڈال کر کلھاڑی نوجوان کو دی اور فرمایا کہ وہ جا کر جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لائے، شہر میں آ کر بیچے اور دس دن کے بعد اپنے حالات بتائے۔

نوجوان دس دن کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو وہ بہت خوش تھا۔ اُس نے بتایا کہ اللہ کے رسول! میں اچھا خاصا کمار ہا ہوں۔ اب میں خرچ کرنے کے بعد کچھ پیسے بچا بھی لیتا ہوں۔

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ خود کما کر کھانا بھیک اور خیرات سے اچھا ہے۔ اللہ کے کئی بڑے پیغمبر ہاتھ سے محنت کر کے رزقِ حلال کماتے تھے۔ حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت زکریا علیہ السلام لکڑی کا کام کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام لوہے کا کام کرتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے اور حضرت ادریسؑ سلائی کا کام کرتے تھے۔ محنت میں اسی لیے عظمت ہے کہ انسان کو اپنے بازو پر بھروسہ ہوتا ہے اور وہ کسی دوسرے کی کمائی پر نظر نہیں رکھتا۔

یہی حال ان طالب علموں کا ہے جو سال بھر محنت اور شوق سے پڑھتے ہیں۔ سکول کا کام توجہ سے کرتے ہیں۔ اُستاد اور ماں باپ کے بتائے ہوئے اُصولوں پر چلتے ہیں اور امتحان میں کامیاب ہوتے ہیں۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں:

- (الف) نوجوان کو کھانسی دے کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیا فرمایا؟
- (ب) نوجوان نے واپس آ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنے بارے میں کیا بتایا؟
- (ج) بھیک مانگنے سے کیا چیز اچھی ہے؟
- (د) اللہ کے پیغمبر کیسے رزقِ حلال کماتے تھے؟

2- پیغمبروں کے مبارک ناموں کے سامنے اُن کے پیشے بے ترتیب لکھے ہوئے ہیں۔ آپ ان کو صحیح ترتیب سے لکھیں۔

حضرت آدم علیہ السلام۔ لوہے کا کام

حضرت داؤد علیہ السلام۔ سلائی کا کام

حضرت نوح علیہ السلام۔ کھیتی باڑی

حضرت ادریس علیہ السلام۔ لکڑی کا کام

3- محنت کی عظمت پر دس جملے لکھیں۔

برائے اساتذہ:-

★ گھسیارے اور لکڑہارے کی تصاویر کے چارٹ جماعت میں لٹکائیں۔

★ جماعت کے کمرے کی صفائی اور سجاوٹ کا کام بچوں کے ساتھ مل کر کریں۔



پانی اور ہوا کی کہانی

ایک دن پانی اور ہوا اپنی اپنی بڑائی بیان کرنے لگے۔

پانی بولا ”اللہ نے مجھے اس دنیا میں خشکی سے تین حصے زیادہ پیدا کیا ہے۔ میں کبھی آسمانوں سے بارش کی صورت میں برستا ہوں کبھی سمندروں، دریاؤں، نہروں، ندی نالوں میں لمبے فاصلے طے کرتا ہوں۔ لوگ مجھے زمین کی گہرائیوں سے ٹیوب ویلوں، کنوؤں اور نلکوں کے ذریعے سے نکالتے ہیں۔“

ہوا (بڑے غصے سے) بولی ”تمہارے بخارات کو سمندروں، دریاؤں اور نہروں سے تو میں اٹھا کر پہاڑوں کی بلندیوں کی طرف لے جاتی ہوں تب تم بارش بن کر برستے ہو۔“

پانی بولا ”جب تم بہت زیادہ گرم ہو کر لو بن جاتی ہو تو میں ہی بارش کی صورت میں تمہیں خوش گوار بناتا ہوں۔ میں نہ ہوں تو زمین پر زندگی ہی نہ رہے۔“

ہوا: وہ کیسے؟

پانی: لوگ کھانے پینے، نہانے اور دھونے کے لیے مجھے استعمال کرتے ہیں۔ دریاؤں، نہروں، ندی

نالوں اور ٹیوب ویلوں کے ذریعے سے مجھے حاصل کر کے فصلیں سیراب کرتے ہیں، مجھ سے بجلی پیدا کرتے ہیں، مجھ پر جہاز اور کشتیاں چلاتے ہیں۔“

ہوا یہ سن کر (اور بھی غصے سے) بولی ”ٹھیک ہے تمہاری بھی اہمیت ہے لیکن سنو! جان دار تمہارے ہی نہیں میرے بغیر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔ میں جب چلتی ہوں تو موسم بدل جاتے ہیں۔ سمندروں اور دریاؤں میں جہاز اور کشتیاں چلانے کے لیے میں بھی تو کام آتی ہوں۔“

پانی: کام آتی تھیں۔ اب نہیں آتیں۔

ہوا (کھسیانی ہو کر): تم نہیں مانتے تو فیصلہ، وہ جو سامنے بزرگ آرہے ہیں، ان سے کرواتے ہیں۔

بزرگ دونوں کی بات سن کر ہنسنے لگا اور بولا ’اس میں لڑنے کی کوئی بات نہیں۔ اس دنیا کا نظام چلانے کے لیے تم دونوں ہی بہت ضروری ہو۔ تمام جان داروں کو تم دونوں کی ضرورت ہے اللہ نے تم دونوں ہی کو جان داروں کے لیے نعمت بنایا ہے۔ بزرگ کی باتیں سن کر دونوں خوش خوش اپنے اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔

مشق

- 1۔ مختصر جواب لکھیں۔
- (الف) ذرائع آب پاشی کے نام لکھیں۔
- (ب) پانی کے تین استعمال لکھیں۔
- (ج) ہوا انسانی زندگی کے لیے کیوں ضروری ہے؟ تحریر کریں۔
- (د) بارش کیسے ہوتی ہے؟

2- ان الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

دوستی، خشکی، بزرگ، بارش، نظام، نعمت۔

3- درج ذیل بیانات میں سب سے صحیح جواب پر (✓) لگا کر جملے مکمل کریں۔

(i) ہوا اور پانی _____ کے لیے ضروری ہیں۔

(ا) انسان (ب) حیوان (ج) انسان اور حیوان دونوں

(ii) بحری جہاز _____ چلتے ہیں۔

(ا) نہروں میں (ب) دریاؤں میں (ج) سمندروں میں

4- درج ذیل الفاظ کے متضاد لکھیں۔ جیسے دور سے نزدیک

خشکی، اوپر، جان دار، حیوان۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	پانی کے حصول کے ذرائع کی لسٹ بنا کر کلاس میں لگائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	ذرائع آبپاشی کی تصویریں بنا کر ان کے نام لکھیں اور کلاس میں آویزاں کریں۔
سرگرمی نمبر 3-	دونچے یہ مکالمہ ہوا اور پانی کے کرداروں کی صورت میں پڑھیں اور تیسرا بچہ بزرگ بن کر ان کا فیصلہ کرے۔

برائے اساتذہ:-

★ دریا کا خاکہ بنوا کر اور رنگ بھرنے کے بعد جماعت کے کمرے میں لگوائیں۔

★ ذرائع آبپاشی اور پنجاب کے دریاؤں کے نام بتائیں۔

★ بحری روکی وضاحت کریں۔



نماز کے آداب اور اوقات

عمر نے سکول سے آتے ہی بستہ رکھا اور جلدی جلدی اپنی بہن کو آواز دی۔ زینب! زینب! کہاں ہو؟
 زینب نے اس کے پاس آ کر پوچھا ”کیا ہوا۔ کیوں شور مچا رہے ہو؟“
 عمر نے ہنس کر کہا ”میری ایک پہیلی بوجھو۔ ایک درخت ایسا ہے جس کی تین شاخیں ایک طرف اور دو ایک طرف ہیں۔“

زینب نے جھٹ سے کہا ’پانچ وقت کی نمازیں۔ تین نمازیں یعنی فجر مغرب اور عشا ایک طرف اور دو نمازیں ظہر اور عصر دوسری طرف۔ بس؟‘
 عمر: تمہیں کسی نے بتایا ہوگا!

زینب نے مسکرا کر کہا ”اور تمہیں تو کسی نے نہیں بتایا؟“
 عمر بھی ہنستے ہوئے بولا ”ہمیں تو اُستانی صاحبہ نے بتایا ہے۔“
 ماں دونوں کی باتیں سن رہی تھی، پوچھنے لگی ”تم لوگوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ یہ نمازیں کس کس وقت پڑھی جاتی ہیں؟“

عمر نے جلدی سے کہا ”امی! فجر سورج نکلنے سے پہلے، ظہر دو پہر کو، عصر سہ پہر کو، مغرب سورج غروب ہونے پر اور عشاء رات کو سونے سے پہلے۔“

زینب نے پوچھا: نماز کے آداب بھی معلوم ہیں یا نہیں؟

عمر نے گردن ہلا کر کہا ”جی ہاں۔ آج ہماری ٹیچر نے بڑے مزے کے طریقے سے ہمیں یہ آداب یاد کروائے ہیں۔ سب بچوں کو اسی وقت یاد ہو گئے۔ ٹیچر ہم سب بچوں کو سکول کے میدان میں لے گئیں۔ ہمیں قبلہ کی طرف منہ کر کے بٹھا دیا اور پھر خود بھی ہمارے سامنے بیٹھ کر کلمے والی انگلی کے اشارے سے ہمیں بتاتی گئیں اور ہم دہراتے گئے۔“

زینب نے کہا ”ذرا اُسی طرح دُہرا کر دکھاؤ۔“

عمر نے بتانا شروع کیا ”(زمین پر انگلی رکھی) جگہ پاک ہو۔ (جسم پر انگلی رکھی) جسم پاک ہو۔ (لباس پر انگلی رکھ کر) لباس پاک ہو۔ (دامن کو ذرا کھینچ کر) بدن ڈھکا ہوا ہو۔ (قبلہ کی طرف انگلی کر کے) منہ قبلہ کی طرف ہو (گھڑی کی طرف انگلی کر کے) نماز کا وقت ہو۔ (اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر) نماز کی نیت ہو۔“

ماں نے خوش ہو کر کہا ”واہ بھئی۔ یہ تو نماز کی شرطیں یاد کروانے کا بہت اچھا طریقہ ہے۔“

زینب نے بھی گردن ہلا کر اُسی کی طرف دیکھا۔

پھر ماں نے بچوں سے کہا ”اپنا لباس بدلو اور منہ ہاتھ دھو کر دسترخوان پر آ جاؤ۔ سب مل کر کھانا کھاتے ہیں۔“

مشق



1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) رات دن میں کل کتنی نمازیں فرض ہیں؟

(ب) نماز کے آداب کیا کیا ہیں؟

(ج) نمازوں کے اوقات ترتیب کے ساتھ سنائیں؟

(د) ہم کس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں؟

2- ان الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

آواز۔ پہیلی۔ طریقے۔ ڈھکا ہوا۔



3- کیا ان پانچ فرض نمازوں کے علاوہ بھی کچھ اور نمازیں ہیں؟

اپنے اُستاد سے پوچھیں اور اپنی کاپی میں لکھ کر دکھائیں۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	ایک چارٹ پر درخت کی شکل میں پانچ نمازوں کے نام اور ان کے اوقات لکھیں۔
سرگرمی نمبر 2-	تین بچے اس سبق کو مکالمے کی صورت میں پڑھیں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ بچوں کو عید، جمعہ اور جنازہ کی نمازوں کے بارے میں بتائیں۔
- ★ عیدین اور جمعہ کی نمازوں سے مسلمانوں کو کیا سبق ملتا ہے۔ اس کے فوائد طلبہ کو سمجھائیں۔

قرآن پڑھنا

(2)

☆ جس حرف پر کھڑا زبر (ا) ہو اس کی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے ہیں
مثلاً ب کو با۔ ت کو تا پڑھیں گے۔

یَلَسْ الْمَسْكِينِ خَلِيدًا اسْحَقْ

☆ اگر کھڑا زبر (ا) ی کے اوپر لگایا جائے تو اس ی کی آواز ادا نہیں کی جاتی۔ جیسے:-

تَقْوٰی اَسْرٰی تَعَالٰی فَتَوٰی بُشْرٰی

☆ جس حرف کے نیچے کھڑا زبر (ا) ہو اس کی آواز کو لمبا کر کے پڑھتے ہیں جیسے ہ کو ہی، پ کو بی پڑھیں گے۔

قَلْبِهْ اَمْرِهْ غَيْبِهْ كُتِبِهْ رُسُلِهْ

☆ جس حرف پر الٹا پیش (ء) ہو اس کی آواز لمبی ہوتی ہے۔ جیسے ہ کو ہو، ء کو او پڑھتے ہیں۔

عَبْدُهْ اِمْرَاَتُهْ وَحْدَهْ اِنَّهْ لَاشْرِيكَ لَهُ

☆ اگر واؤ سے پہلے حرف پر زبر ہو تو اس کی آواز نرم پڑ جاتی ہے۔ جیسے:-

لَوْحِ خَوْفِ قَوْلِ يَوْمِ سَوْفِ قَوْمِ

☆ اگر ی سے پہلے حرف پرزبر ہو تو اُس کی آواز بھی نرم پڑ جاتی ہے۔ جیسے:-

رَيْبَ كَيْفَ عَيْنٌ وَيْلٌ بَيْنَ آيْنِ

☆ قرآن مجید میں چار حروف (ا۔ل۔و۔ی) کبھی کبھی خالی ہوتے ہیں۔ یعنی ان پر زبر، زیر، پیش یا جزم نہیں ہوتی۔ ایسے حروف لکھنے میں تو آتے ہیں مگر پڑھنے میں جیسے اردو میں ”بالکل“ میں الف لکھا ہوا ہے مگر پڑھا نہیں جاتا۔

ذیل میں ایسے الفاظ درج کیے جاتے ہیں جن میں ایسے حروف موجود ہیں ان پر X لگایا گیا ہے۔

فِي الْكِتَابِ وَالَّتَيْنِ ذِي الْقُوَّةِ

☆ اردو میں ”الف“ پر ہند (س) لگا کر آواز کو قدرے لمبا کرتے ہیں جیسے آپ، آم، آن، وغیرہ، عربی میں ا، و، اور ی پر ہند (س) لگا کر ان کی آواز کو کھینچ کر پڑھا جاتا ہے۔ جیسے:-

يَشَاءُ دُعَاءِ عَلَى سُوءِ فِي الصَّافَاتِ

ہمارا وطن

نہ ہو کیوں ہمیں جاں سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سہانا سہانا ہے سارا وطن
ہمارا وطن پیارا پیارا وطن
پہاڑ اس کے ہیں جاں فزا کس قدر
سماں اس کا ہے خوش نما کس قدر
ہے جنت کا گویا نظارا وطن
ہمارا وطن پیارا پیارا وطن

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے
لہکتا مہکتا ہمارا وطن
ہمارا وطن پیارا پیارا وطن
کسی سے نہیں اتنی اُلفت ہمیں
ہے جتنی وطن سے محبت ہمیں
ہمیں جان و دل سے ہے پیارا وطن
ہمارا وطن پیارا پیارا وطن

(اختر شیرانی)

مشق



- ۱۔ مختصر طور پر مطلب بتائیں۔
- (الف) ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
- (ب) ہے جنت کا گویا نظارہ وطن
- (ج) لہکتا مہکتا ہمارا وطن

۲۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
وطن، جنت، پہاڑ، نظارہ، سرسبز، اُلفت۔

۳۔ ہمارا۔ سارا۔ ہم آواز الفاظ ہیں۔ اس نظم میں جو بھی ہم آواز الفاظ استعمال ہوئے ہیں انہیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

۴۔ اپنے پیارے وطن ”پاکستان“ کے بارے میں دس جملے لکھیں۔

سرگرمی

سرگرمی نمبر ۱۔	وطن پر کوئی اور نظم یاد ہو تو جماعت میں سنائیں۔ اس نظم کو زبانی یاد کریں اور اسمبلی / جماعت میں سنائیں۔
----------------	--

برائے اساتذہ:-

- ★ وطن کا نقشہ بنا کر رنگوں کے ذریعے سے صوبوں کی نشان دہی کریں۔
- ★ مشکل الفاظ کے معانی لکھوائیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروقؓ کا تعلق قریش کے ایک معزز قبیلے سے تھا۔ آپؓ مکہ کے ان چند لوگوں میں شامل تھے جو لکھنا پڑھنا جانتے تھے اور اپنی بہادری کی وجہ سے بہت مشہور تھے۔ آپؓ نے جب اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کو بے حد حوصلہ ہوا۔ اس سے پہلے کافر مسلمانوں کو خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے اسلام لانے کے بعد سب کے سامنے مسلمانوں کے ساتھ خانہ کعبہ میں نماز ادا کی اور کافر انھیں روکنے کی جرأت نہ کر سکے۔

حضرت عمرؓ اسلام کی خاطر اپنی جان اور مال کی بالکل پروا نہیں کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور اکرمؐ نے مسلمانوں کو ایک جنگ کے لیے سامان جمع کرنے کا حکم دیا تو حضرت عمرؓ نے اپنے گھر کا آدھا سامان پیش کر دیا۔ حضور اکرمؐ حضرت عمرؓ کے اس ایثار پر بہت خوش ہوئے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ مسلمانوں کے دوسرے خلیفہ چنے گئے۔ آپؓ کو اپنی رعایا کی بہتری اور بھلائی کا بڑا خیال رہتا تھا۔ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میری حکومت میں اگر ایک کتا بھی بھوکا مر جائے تو قیامت کے دن مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا۔ آپؓ اکثر رات کو مدینے کے گلی کوچوں میں لوگوں کا حال معلوم کرنے نکل جایا کرتے تھے۔ ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کرتے تھے۔ جنگ میں گئے ہوئے سپاہیوں کے گھر والوں کو بازار سے خود سامان لا کر دیتے اور ان کے خط لکھ دیتے۔

حضرت عمرؓ کے دور حکومت میں مسلمانوں نے بہت سے علاقے فتح کیے جن میں ایران، عراق، شام اور مصر وغیرہ شامل ہیں۔ بیت المقدس فتح ہوا تو وہاں کے حاکم نے شرط رکھی کہ مسلمانوں کے خلیفہ خود یہاں آئیں تو میں شہر کی چابیاں ان کے حوالے کر دوں گا۔ حضرت عمرؓ ایک خادم کو ساتھ لے کر مدینے سے بیت المقدس روانہ ہوئے۔ حضرت عمرؓ اور ان کے خادم باری باری اونٹ پر سواری کرتے تھے۔ بیت المقدس قریب آیا تو اونٹ پر سوار ہونے کی باری خادم کی تھی۔ حضرت عمرؓ پیدل چل رہے تھے۔ عیسائی حضرت عمرؓ کے اس انصاف اور برابری کے سلوک کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

حضرت عمرؓ کا رہن سہن بہت سادہ تھا۔ سرکاری خزانے سے جو وظیفہ ملتا تھا وہ اتنا تھوڑا تھا کہ مہینوں گھر میں گیہوں کی روٹی نہیں پکتی تھی۔ بڑے بڑے ملکوں کے سفیر آپؓ سے ملنے آتے تو آپؓ پیوند لگے کپڑے پہنے مسجد کے کسی کونے میں بیٹھے ملتے۔ ایک دفعہ آپؓ بیمار ہو گئے۔ علاج کے لیے شہد کی ضرورت تھی لیکن شہد گھر میں موجود نہ تھا۔ بیت المال میں شہد موجود تھا۔ آپؓ نے مسجد میں جا کر مسلمانوں سے شہد حاصل کرنے کی اجازت حاصل کی۔ حضرت عمرؓ کے انصاف، مساوات، ایثار اور اپنی رعایا کی بھلائی کے کاموں کی وجہ سے آج بھی دنیا انھیں ایک عظیم مسلم حکمران کے طور پر یاد کرتی ہے۔ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔ حضرت عمرؓ نے اس فرمان پر عمل کر کے دکھا دیا۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) حضرت عمرؓ کا تعلق کس قبیلے سے تھا؟

(ب) اسلام لانے سے قبل حضرت عمرؓ کس وجہ سے مشہور تھے؟

(ج) حضرت عمرؓ نے جنگ کے لیے کتنا سامان پیش کیا؟



- (د) حضرت عمرؓ کب مسلمانوں کے خلیفہ چنے گئے؟
 (ه) حضرت عمرؓ کے دور میں مسلمانوں نے کون کون سے ملک فتح کیے؟
 (و) حضرت عمرؓ کا رہن سہن کیسا تھا؟
 (ز) حضرت عمرؓ کو آج بھی کن الفاظ میں یاد کیا جاتا ہے؟
 2- حضرت عمرؓ کے بیت المقدس جانے کا واقعہ لکھیں۔
 3- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں

کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔ معزز۔ بہادری۔ حوصلہ۔ سامان۔ قیامت۔

سرگرمیاں

پہلے کالم کے الفاظ کو دوسرے کالم کے الفاظ سے ملا کر صحیح جملہ بنائیں۔		سرگرمی نمبر 1-
بہت سادہ تھا۔	حضور اکرمؐ حضرت عمرؓ کے	
اس ایثار پر بہت خوش ہوئے۔	حضرت عمرؓ پیدل	
چل رہے تھے۔	حضرت عمرؓ کا رہن سہن	
قوم کا سردار اس کا خادم ہوتا ہے۔	خوش خط لکھیں۔	سرگرمی نمبر 2-

برائے اساتذہ:-

★ اس سبق میں حضرت عمرؓ کی کچھ خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً بہادری، سادگی، انصاف وغیرہ۔ ان خوبیوں میں ایثار اور مساوات بھی ہے۔ ان دونوں خوبیوں کا مفہوم سمجھائیں۔

اسلامی برادری

نانا جان ٹیلی وژن پر خبریں دیکھ رہے تھے۔ فِطّہ بھی چپکے سے پاس آکر بیٹھ گئی اور خاموشی سے خبریں سننے لگی۔ فِطّہ کو نانا جان کے پاس بیٹھے دیکھا تو خالہ زاد بہنیں بتول اور فاطمہ بھی اس کے پاس آ بیٹھیں۔ خبریں ختم ہوئیں تو سب نے نانا جان کو سلام کیا۔ انھوں نے باری باری سب کے سر پر پیار دیا۔ فِطّہ نے پوچھا ”نانا جان! بغداد کس ملک کا شہر ہے؟“

نانا جان نے جواب دیا۔ ”یہ اسلامی ملک عراق کا شہر ہے۔ آپ بتائیں آپ کو کس کس اسلامی ملک کا نام یاد ہے؟“

بتول: پاکستان، ایران، سعودی عرب، اور۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔

فاطمہ: اور افغانستان، بنگلہ دیش، مصر، اور۔۔۔۔۔

فِطّہ: اور شام،۔۔۔۔۔ اردن۔۔۔۔۔

نانا جان: ماشاء اللہ۔ آپ تو بہت ذہین بچیاں ہیں۔ اب میں بتاتا ہوں۔ اس وقت دنیا میں قریباً چھپتن اسلامی ملک ہیں۔ اللہ نے انھیں بے حساب قدرتی دولت بھی دی ہے۔

فاطمہ: ”نانا جان! قدرتی دولت معدنیات کو کہتے ہیں نا؟“

نانا جان: ”شاباش! معدنیات ہی کو کہتے ہیں۔ ان ملکوں میں تیل، گیس، پتھر، لوہا، ہیرے جواہرات جیسی قیمتی معدنیات پائی جاتی ہیں۔“

فِطّہ: نانا جان! سعودی عرب میں سب مسلمان حج کرنے جاتے ہیں نا؟

نانا جان: ہاں بیٹے۔ سعودی عرب ہمارا بہت پیارا دوست ملک ہے۔ ہمیں زیادہ تر تیل یہی ملک دیتا ہے۔

بتول: نانا جان! پاکستان اسے کیا دیتا ہے؟

نانا جان: ہمارے ڈاکٹر، انجینئر، استاد اور ہنرمند لوگ سعودی عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں اپنے بھائیوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

لفظہ: نانا جان ! ہماری استانی کہتی ہیں کہ مسلمان چاہے کسی بھی ملک میں رہتے ہوں وہ آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

نانا: ہاں بیٹے ! اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ سب ایمان والے بھائی بھائی ہیں۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) عراق کا مشہور شہر کون سا ہے؟

(ب) دنیا میں کتنے اسلامی ملک ہیں؟

(ج) قدرتی دولت سے کیا مراد ہے؟

(د) مسلمان حج کرنے کہاں جاتے ہیں؟

2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

چپکے سے۔ ارشاد۔ معدنیات۔ ایمان۔ بے حساب۔

3- ملک اور اس کے شہر کے نام آپس میں ملائیں مثلاً پاکستان، اسلام آباد

(۱) ایران - افغانستان - سعودی عرب - مصر -

(۲) کابل - قاہرہ - تہران - ریاض -

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	”کراچی“ پاکستان کی بندرگاہ ہے۔ استاد صاحب سے پوچھ کر اپنی کاپی میں لکھیں کہ یہ بندرگاہیں کس کس ملک کی ہیں۔ چٹاگانگ۔ جدہ۔ اسکندریہ۔ استنبول۔
سرگرمی نمبر 2-	دس اسلامی ملکوں کے جھنڈوں کی تصویریں اپنی کاپی پر چپکائیں۔

برائے اساتذہ:-

★ پاکستان کا نقشہ بنا کر اس کا محل وقوع اور حدود اور بعد سمجھائیں۔ تصور دیں کہ پاکستان پہلی اسلامی ایٹمی قوت ہے۔



میں کون ہوں؟

میں آم کا درخت ہوں۔ مجھ پر بڑے میٹھے آم لگتے ہیں جنہیں لوگ مزے سے کھاتے ہیں۔ چند سال پہلے میرا مالک بازار سے آم خرید کر لایا۔ گھر والوں نے ہمارے گودے کو کھا لیا اور ہماری گٹھلیاں باقی بچ گئیں۔ اب میں ایک گٹھلی تھا۔ اور گٹھلیوں کا تو مجھے علم نہیں مالک نے مجھے اپنے گھر کے صحن میں دبا دیا۔ میں چند دن نرم اور گرم مٹی میں پڑا رہا پھر ایک کونیل کی صورت میں زمین سے باہر جھانکنے لگا۔ گھر والے مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ انھوں نے فوراً میرے چاروں طرف اینٹوں کی دیوار بنا کر میری دیکھ بھال شروع کر دی۔ مالک کبھی مجھے پانی دیتا اور کبھی نلای کرتا۔

آہستہ آہستہ میں بڑا ہوتا گیا میرے تنے پر شاخیں اور پتے آ گئے۔ میرا قد مزید بڑھ گیا۔ شاخیں چاروں طرف پھیل گئیں۔ میرے مالک کو اُمید ہو چلی تھی کہ میں ایک دو سالوں میں پھل دینے لگوں گا۔ اس نے مزید توجہ سے میری دیکھ بھال شروع کر دی۔ میں دو سال میں پورا درخت بن گیا۔ اپریل کا مہینا شروع ہوا۔ میری شاخوں پر بُور لگ گیا۔ کچھ دنوں بعد اس بُور نے چھوٹی چھوٹی کیریوں کی شکل اختیار کر لی جو بڑی ہو کر آم بن گئیں۔ میرا مالک بہت خوش ہوا۔ اُس نے پکے ہوئے آم توڑ لیے۔ کچھ آم گھر والوں نے کھائے اور کچھ عزیزوں کو تحفے میں بھی بھیجے۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔



(الف) بیج سے پھل لگنے تک کے مراحل اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

(ب) پھل دار درختوں کی حفاظت کیسے کی جاتی ہے؟

(ج) پودے کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

(د) آپ کے گھر میں کون کون سے درخت ہیں؟ فہرست بنائیں۔

2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

گودا۔ دیکھ بھال کرنا۔ نلائی کرنا۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	پانچ پھل دار درختوں کا چارٹ بنائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	درج ذیل الفاظ کی جمع لکھیں۔ جیسے آم سے آموں۔
	شاخ گٹھلی دوست مالک
سرگرمی نمبر 3-	کیا آپ نے کبھی کسی عزیز یا دوست کو کوئی پھل تحفے میں بھیجا ہے؟ وہ کون سا پھل ہے؟

برائے اساتذہ:-

- ★ طلبہ کو کسی پھل دار درخت کا بیج بکواس کے پودا بننے تک کا مشاہدہ کرائیں۔
- ★ آم کی گٹھلی سے لے کر آم کا پھل دار درخت بنائیں۔ پورے لگنے کے بعد پھل کی اگلی شکل کیوری کہلاتی ہے۔

ہمارے راہ نما

آج رحمان اور فاطمہ دونوں بہن بھائی بہت خوش تھے۔ اگلے روز اگست کی چودہ تاریخ تھی۔ پورے ملک میں یوم آزادی بڑے جوش اور جذبے سے منایا جا رہا تھا۔ بازاروں، گلیوں اور دکانوں کو رنگ برنگ جھنڈیوں اور قومی پرچم سے سجایا جا رہا تھا۔ رحمان اور فاطمہ ابھی ابھی ڈھیر ساری جھنڈیاں اور قومی پرچم خرید کر لائے تھے۔

رحمان اس لیے بھی خوش تھا کہ اسے اپنے سکول میں ہونے والے جلسے میں تقریر کرنا تھی۔ اس کی استانی اور اُمّی نے اسے یہ تقریر بڑی اچھی طرح تیار کروائی تھی۔

چودہ اگست کی صبح بڑی اُجلی اور روشن تھی۔ رحمان اور فاطمہ نے بستر سے اٹھتے ہی اپنے ابو اور اُمّی کو ”یوم آزادی مبارک“ کہا۔ پھر دونوں نے نہادھو کر کپڑے پہنے۔ رحمان نے خاص طور پر پاکستانی پرچم کے رنگوں والی سبز قمیص اور سفید شلوار پہنی۔ وہ اس لباس میں بڑا بھلا لگ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ابو اور اُمّی کے ہمراہ سکول پہنچ گیا۔ سکول کو بڑی دلکش جھنڈیوں اور پاکستانی پرچم سے سجایا گیا تھا۔ بچے بڑے خوب صورت لباس پہنے خوشی سے اُچھل کود رہے تھے۔ کچھ دیر بعد گھنٹی بجی تو بچے ہال میں جمع ہو گئے۔ بچوں

کے والدین بھی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ سٹیج پر پرنسپل صاحبہ اور کچھ استاد بیٹھے تھے۔ تلاوت کلام پاک اور نعت شریف کے بعد رحمان کو تقریر کرنے کے لیے سٹیج پر بلایا گیا۔

رحمان نے اپنی تقریر میں پاکستان بنانے میں شاعر مشرق علامہ اقبالؒ کے کردار کے بارے



میں تفصیل سے بتایا۔ اس نے کہا ”علامہ اقبالؒ نے اپنی شاعری کے

ذریعے سے مسلمانوں کو غفلت کی نیند سے جگایا۔ انھیں بتایا کہ

آزادی بہت بڑی نعمت ہے جب کہ غلامی بہت بڑی لعنت ہے۔

اُن کے دل میں اپنی قوم کا درد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ وہ چاہتے

تھے کہ برصغیر کے مسلمان انگریزوں سے آزادی حاصل کر کے

اپنے الگ وطن میں رہیں اور وہاں اسلام کے اصولوں کے

مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے قائد اعظمؒ کا بھرپور ساتھ دیا۔ وہ پاکستان

بننے سے قریباً نو سال پہلے انتقال کر گئے۔ قوم آج بھی انھیں اپنے محسن کے طور پر یاد کرتی ہے۔“

رحمان کی اس تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔ اس کے بعد سعد نے پاکستان بنانے میں بابائے قوم

قائد اعظم محمد علی جناحؒ کی خدمات پر تقریر کی۔

سعد نے اپنی تقریر میں کہا کہ انگریز اور ہندو دونوں پاکستان بننے کے مخالف تھے۔ قائد اعظمؒ



اپنے ارادے کے پکے تھے۔ انھوں نے نہایت عقل مندی سے

انگریزوں اور ہندوؤں کی سازشوں کو ناکام بنا دیا۔ انھوں نے

اپنی صحت کی پروا نہ کی۔ پاکستان حاصل کرنے کے لیے دن رات

محنت کی۔ مسلمانوں کو اپنے رہنما کے جذبے اور خلوص پر پورا پورا

یقین تھا۔ اس لیے مردوں، عورتوں، جوانوں اور بوڑھوں

حتیٰ کہ بچوں نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ ان سب کا ایک ہی نعرہ تھا۔

لے کے رہیں گے پاکستان بن کے رہے گا پاکستان

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

پاکستان کا مطلب کیا

ان سب کی جدوجہد سے ہم پاکستان حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

سعد کی تقریر کو بھی سب نے پسند کیا اور تالیاں بجا کر اس کا حوصلہ بڑھایا۔ آخر میں حٹان نے

قائد اعظم کی ہمیشہ محترمہ فاطمہ جناح کے بارے میں تقریر کی۔ اس



نے بتایا کہ پاکستان بنانے میں جن عورتوں نے حصہ لیا ان میں فاطمہ

جناح کا نام بہت مشہور ہے۔ آپ قائد اعظم کی چھوٹی بہن تھیں۔

قائد اعظم نے پاکستان حاصل کرنے کی کوششیں شروع کیں تو فاطمہ

جناح نے ان کی بہت مدد کی وہ ہر جگہ قائد اعظم کے ساتھ جاتیں اور

قومی کاموں میں اپنے عظیم بھائی کی مدد کرتیں۔ قوم آپ کو ”مادرِ ملت“

یعنی قوم کی ماں کہتی ہے۔

جلے کے خاتمے سے پہلے تمام بچوں نے مل کر قومی ترانہ پڑھا پھر پرنسپل صاحبہ نے بچوں میں

انعامات تقسیم کیے۔ بچے بے حد خوش تھے انھیں پاکستان بنانے میں حصہ لینے والے رہنماؤں کے بارے میں

بہت سی معلومات حاصل ہوئی تھیں۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) رحمان اور فاطمہ کیوں خوش تھے؟



- (ب) رحمان نے کس قسم کا لباس پہنا؟
 (ج) رحمان نے کس راہنما کے بارے میں تقریر کی؟
 (د) سعد نے کس راہنما کے بارے میں تقریر کی؟
 (ہ) محترمہ فاطمہ جناحؒ کے بارے میں کس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا؟
- 2۔ درست جملوں پر ✓ لگائیں۔
 (ا) چودہ اگست کی صبح بڑی اجلی اور روشن تھی۔
 (ب) رحمان نے قمیص اور ٹیکر پہن رکھی تھی۔
 (ج) رحمان نے قائد اعظمؒ کے بارے میں تقریر کی۔
 (د) رحمان کی تقریر کو بہت پسند کیا گیا۔
 (ہ) پاکستان کا مطلب کیا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
 (ر) قوم نے محترمہ فاطمہ جناحؒ کو ”مادرِ ملت“ کا خطاب دیا۔
- 3۔ واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

بازاروں۔ پرچم۔ لباس۔ تقریر۔ مسلمان۔ اصولوں۔ بوڑھوں۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1۔	محترمہ فاطمہ جناحؒ کے علاوہ کچھ اور مشہور خواتین کے نام معلوم کر کے لکھیں جنہوں نے پاکستان بنانے میں حصہ لیا۔
سرگرمی نمبر 2۔	قومی رہنماؤں کی تصاویر والے چارٹ بنا کر جماعت کے کمرے میں لگائیں۔



مل جل کر کام کرنا

آج اتوار کا دن تھا سکول سے چھٹی تھی۔ جاوید کے کچھ دوست اس کے گھر آئے۔ سب بچے مل کر کھیلنا چاہتے تھے۔

عمر (اُونچی آواز سے) : جاوید ! جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ سب باہر میدان میں کھیلنے چلتے ہیں۔

جاوید بولا ”نہیں بھائی۔ میں آج کھیلنے نہیں جاسکتا۔ مجھے کھیتوں میں جا کر ابا جان کے ساتھ کام کرنا ہے۔“

علی : اور چچی جان کیا کریں گی؟

جاوید : وہ پہلے کشور کے ساتھ مل کر گھر کا کام کریں گی پھر ہم دونوں ماں بیٹا کھیتوں میں جا کر ابا جان کی

مدد کریں گے۔

وسیم بولا : اگر ہم تمہارے ساتھ کھیتوں میں کام کروا دیں تب تو تم ہمارے ساتھ چل سکتے ہونا؟

نعیم : ہاں بھائی یوں کام جلدی ختم ہو جائے گا اور کام کرنے کا مزہ بھی آئے گا۔

جاوید نے ماں سے کہا ”اُمی جان ! میرے دوست میرے ساتھ کھیتوں پر کام کروانا چاہتے ہیں۔ اب

آپ گھر پر ہی رہیں ہم سب مل جل کر کام جلدی ختم کر لیں گے۔“

ماں نے کہا : شاباش بچو ! تم تو بہت ہی اچھے دوست ہو جو اپنے دوست کی مدد کرنے کو تیار ہو۔
ماں نے سب بچوں کو شربت پلایا۔ بچے کھیتوں کو چلے گئے۔ جاوید کا باپ دھان کی پیڑی سنوار رہا تھا۔ وسیم
نے انہیں سلام کیا اور کہا۔

”چچا جان ! ہم سب آپ کے ساتھ مل کر پیڑی لگائیں گے۔“

جاوید کے والد: واہ وا ! پھر تو کام بہت جلد ختم ہو جائے گا۔



سب بچوں نے جوتے اتار دیے

اور ہاتھوں میں دھان کی پیڑی لے کر

اُسے پانی سے بھرے کھیت میں لگانے

لگے۔ دوپہر تک سب کام ختم ہو گیا۔

جاوید کی ماں سب کے لیے مزے دار

حلوہ اور چپاتیاں بنا کر لائی تھی۔ سب

نے مل کر کھانا کھایا۔ جاوید کے ماں اور

باپ نے بچوں کی تعریف کی اور انہیں شاباش دی۔

نعیم نے پوچھا : چچا جان ! اب تو جاوید ہمارے ساتھ کھیلنے جاسکتا ہے نا!

باپ نے کہا ” بڑے شوق سے۔ تم نے اس کا کام جو نمٹا دیا ہے۔“

سب بچے ان دونوں میاں بیوی کو سلام کر کے میدان کی طرف چل دیے۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) بچے اتوار کو کیا کام کرنا چاہتے تھے؟

(ب) شربت پی کر بچے کہاں گئے؟

(ج) بچوں نے کھیت میں کیا لگایا؟

(د) کام کب تک ختم ہو گیا؟

(ه) جاوید کی ماں دو پہر کے کھانے میں کیا کیا لائی؟

2۔ ان الفاظ سے خالی جگہ پُر کریں دھان۔ جوتے۔ مزہ۔ اتوار۔ ہمیشہ۔



(i) سب بچوں نے _____ اتار دیے۔

(ii) بچے _____ کی پنیری لگانے لگے۔

(iii) آج _____ کا دن تھا۔

(iv) ساتھ کام کرنے کا _____ بھی آئے گا۔

3۔ ”آئے گا“ فعل مستقبل ہے۔ اپنی کاپی میں اس فعل کے پانچ مکمل جملے لکھیں۔

4۔ جملہ ترتیب سے لکھیں۔ سنوار پنیری باپ کا دھان جاوید کی رہا تھا۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	عمر اور وسیم، جاوید کے دوست ہیں۔ آپ اپنے دوستوں کے نام اپنی کاپی پر لکھیں۔
سرگرمی نمبر 2-	آپ نے اپنے دوست کے والدین کا کبھی ہاتھ بنایا ہے؟ وہ کیا کام تھا؟

برائے اساتذہ:-

★ جماعت میں گروپ بنا کر بچوں سے مختلف کام کروائیں جیسے سکول میں پھول دار پودے لگانا۔ سفیدی یا رنگ روغن کرنا۔ اس سے بچوں میں مل جل کر کام کرنے اور مقابلے کا جذبہ پیدا ہوگا۔

گرمی

مئی کا آن پہنچا ہے مہینا
 بہا چوٹی سے ایڑی تک پسینا
 بجے بارہ تو سورج سر پہ آیا
 ہوا پیروں تلے پوشیدہ سایا
 چلی لُو اور تڑاکے کی پڑی دھوپ
 لپٹ ہے آگ کی گویا کڑی دھوپ
 در و دیوار ہیں گرمی سے تپتے
 بنی آدم ہیں مچھلی سے تڑپتے
 پرندے اُڑ کے ہیں پانی پہ گرتے
 چرندے بھی ہیں گھبرائے سے پھرتے
 نہ کچھ پوچھو غریبوں کے مکاں کی
 زمیں کا فرش ہے چھت آسمان کی
 امیروں کو مبارک ہو حویلی
 غریبوں کا بھی ہے ، اللہ بلی

(اسٹیل میٹھی)



مشق

سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) نظم کے پہلے شعر میں 'مہینا' اور 'پسینا' بولنے میں ایک جیسی آواز دیتے ہیں۔ انہیں ہم آواز الفاظ کہتے ہیں۔ دوسرے شعروں کے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔

(ب) ہمارے ملک میں گرمی کے علاوہ اور کون کون سے موسم آتے ہیں؟

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	جھونپڑی کی تصویر بنا کر رنگ بھریں۔
سرگرمی نمبر 2-	پانی میں تیرتی مچھلی بنائیں۔

برائے اساتذہ:-

★ ان لفظوں کے معنی بتائیں۔

پوشیدہ۔ تڑا کے کی دھوپ۔ کڑی دھوپ۔ بنی آدم۔ چوٹی۔

★ مہینہ، پسینہ کا املا مہینا، پسینا ہے۔

پیشے اور کام

حارث اپنے ابو اتی کے ساتھ شہر میں رہتا ہے جو نہی چھٹیاں ہوئیں وہ اپنے ماموں کے ساتھ گاؤں سیر کرنے کے لیے گیا۔ اُس نے ماموں سے پوچھا ”گاؤں میں لوگ اپنی روزی کیسے کماتے ہیں؟“ ماموں: پیسے کمانے کے لیے کوئی نہ کوئی کام کرنا پڑتا ہے اسے پیشہ کہتے ہیں۔ گاؤں میں زیادہ تر لوگ کھیتوں میں فصلیں اُگاتے ہیں۔ بڑھی ان کے لیے لکڑی سے ہل بناتا ہے۔ لوہار کھرپا، درانٹی، کستی



اور کلھاڑی وغیرہ بناتا ہے۔ موچی جوتے بناتا ہے۔ یہ سب لوگ ان کاموں سے روزی کماتے ہیں۔

حارث: کیا یہ سب ہاتھ سے کام کرتے ہیں؟

ماموں: ہاں یہ سب ہاتھ سے کام کر کے لوگوں کے لیے چیزیں بناتے ہیں۔ اس لیے یہ تھوڑی چیزیں بنا سکتے ہیں۔

حارث نے پاس ہی کھیتوں میں ایک کسان کو کام کرتے دیکھ کر پوچھا ”یہ آدمی کیا کر رہا ہے؟“

ماموں: بیٹا! یہ کھیتوں میں ہل چلا رہا ہے اور جس مشین سے ہل چلا رہا ہے اسے ٹریکٹر کہتے ہیں۔

حارث : یہ تو بڑی تیزی سے کام کر رہا ہے ۔

ماموں : ہاں بیٹا جب تک ٹریکٹر کا استعمال عام نہیں ہوا تھا لوگ بیلوں کی جوڑی سے ہل چلاتے تھے ۔ ایک کسان سارے دن میں مشکل سے ایک ایکڑ میں ہل چلا پاتا تھا لیکن اب دن میں بہت سے کھیتوں میں ہل چلا لیتا ہے ۔

حارث : ماموں شہروں میں لوگ کیسے کام کرتے ہیں ؟

ماموں : شہروں میں دیہات کے مقابلے میں آبادی بہت زیادہ ہوتی ہے اور لوگوں کی ضروریات بھی زیادہ ہوتی ہیں ۔ اسی لحاظ سے پیشے بھی زیادہ ہوتے ہیں ۔ سائنس کی ترقی کی وجہ سے وہ اکیلے کام کرنے کی بجائے کارخانوں میں مشینوں پر کام کرتے ہیں اور بہت زیادہ چیزیں بناتے ہیں ۔

پہلے جولاہا گاؤں میں کھڈی پر کپڑا بناتا تھا ۔ اب وہ شہر میں کسی کپڑا بنانے والی فیکٹری میں کام کرتا ہے ۔ آپ کے ابو بھی تو انجینئر ہیں جو کپڑا بنانے والے کارخانے میں کام کرتے ہیں ۔ آپ کی اتی بھی ہسپتال میں ڈاکٹر ہیں جو مریضوں کے علاج میں مشین بھی استعمال کرتی ہیں ۔

حارث : ماموں جان ! میں بھی بڑا ہو کر ابو کی طرح انجینئر بن کر ملک کی خدمت کروں گا ۔



مشق



1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) پیشہ سے کیا مراد ہے؟

(ب) گاؤں میں لوگ کیسے روزی کماتے ہیں؟

(ج) شہروں میں لوگ کون سے کام کر کے روزی کماتے ہیں؟

(د) سائنسی ترقی کی وجہ سے کام میں کیا تبدیلی آئی ہے؟

(ه) آپ بڑے ہو کر کیا بنیں گے؟



2- الفاظ کی جمع لکھیں۔ لکڑی۔ گھریا۔ مریض۔ کارخانہ۔



3- مثال کے مطابق خالی جگہ پُر کریں۔

مثال: لکڑی سے چیزیں بنانے والے کو بڑھئی کہتے ہیں۔

1- لوہے سے اوزار بنانے والے کو _____ کہتے ہیں۔

2- سونے سے زیور بنانے والے کو _____ کہتے ہیں۔

3- جوتے بنانے والے کو _____ کہتے ہیں۔

4- کپڑا بننے والے کو _____ کہتے ہیں۔



سرگرمی

سرگرمی نمبر 1- مختلف پیشوں کی فہرست بنائیں۔

برائے اساتذہ:-

★ مختلف کام کاج کرنے والے پیشہ ور لوگوں کی تصاویر بچوں سے جمع کروائیں اور چارٹ کی صورت میں آویزاں کریں۔

قرآن پڑھنا

(3)

جس حرف پر علامت شد (س) ہو اسے دوبار پڑھا جاتا ہے اُتا۔ (اَب ب ا) اماں۔ (اُم م ا ن)

اللّٰهُ	مُحَمَّدٌ	مُمَدَّدَةٌ	جَنَّةٌ	وَالنَّاسِ
---------	-----------	-------------	---------	------------

☆ کبھی کبھی ایک ہی لفظ کے دو حرفوں پر شد ہوتی ہے۔ ان کو ملا کر پڑھتے ہیں۔ مثلاً

اُمِّيُّ	مُدَّثِرٌ	مُزْمِلٌ	مَنْ يُرَدُّ	خَاتَمُ النَّبِيِّنَ
----------	-----------	----------	--------------	----------------------

☆ اگر تنوین والے حرف کے بعد والے حرف پر شد ہو تو تنوین کی بجائے ایک زبر، ایک زیر یا ایک پیش پڑھتے ہیں۔ جیسے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ	سَرَّاجًا مُّنِيرًا	قَوْمٌ لَّعَلُّونَ	رَوْفٌ رَّحِيمٌ
----------------------------	---------------------	--------------------	-----------------

☆ اگر جزم والے حرف کے بعد شد ہو تو جزم کی آواز ادا نہیں کی جاتی۔ مثلاً عَبْدُكُمْ كُوعَبْتُكُمْ پڑھیں گے۔

عَبْدُكُمْ	إِنْ كَذَبَتْ	بَلْ رَفَعَهُ	إِذْ ظَلَمْتُمْ
------------	---------------	---------------	-----------------

☆ کبھی کسی لفظ کے آخری حرف پر تنوین ہو اور اگلا حرف ساکن ہو تو اس کو اگلے حرف سے

ملانے کے لیے درمیان میں ایک چھوٹا سا ”ن“ لکھ دیتے ہیں۔ اس ”ن“ کے نیچے زیر ہوتی ہے۔
اس ”ن“ کو اگلے حرف سے ملا کر پڑھتے ہیں۔ مثلاً۔

مَثَلًا الْقَوْمُ

لَمَزَةَ الَّذِي

أَحَدَ اللَّهِ

☆ تنوین والے حرف یا جزم والے ”ن“ کے بعد اگر اگلا حرف ”ب“ ہو تو اس نون کی
آواز ”م“ میں بدل جائے گی۔ ایسے لفظوں میں چھوٹی سی ”م“ لکھ دی جاتی ہے۔ جیسے
تَنْبِثُ کو تُنْمِثُ پڑھیں گے۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ

أَمَدًا بَعِيدًا

إِذَا نُبِعْتُ

تُنْبِثُ

قابل عمل :- قرآن مجید کے ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ مثلاً ’الم‘ ایک لفظ ہے
جس میں تین حرف ”ا۔ل۔م“ آتے ہیں۔ بعض علماء کا کہنا ہے کہ ان تین حرفوں پر تیس نیکیاں ملتی
ہیں۔ جب کہ دوسرے بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ ”الف۔لام۔میم“ الگ الگ بھی تین تین حرفوں کا
مجموعہ ہیں اس طرح ’الم‘ پر نوے نیکیاں ملتی ہیں۔ اللہ اپنے بندوں پر بے حد مہربان ہے۔ آپ
ہر روز اپنی صبح کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کریں۔ اور بے حساب نیکیاں پائیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز اپنے تمام خاندان والوں کو اپنے گھر دعوت پر بلایا۔ اس دعوت میں بچے، بڑے اور عورتیں بھی شامل تھے۔ جب سب لوگ کھانے پینے سے فارغ ہو چکے تو آپ نے اُن سے فرمایا: اللہ ایک ہے۔ اُس کا کوئی شریک نہیں۔ صرف وہی عبادت کے لائق ہے۔ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے اور حکم دیا ہے کہ سب کو اللہ کے سچے دین اسلام کی دعوت دوں۔ میں جو کچھ کہ رہا ہوں بالکل سچ ہے۔ کوئی شخص اپنے گھر کے لوگوں سے جھوٹ نہیں بول سکتا۔ میں آپ سب کو اسلام کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ میں سے کون کون میرا ساتھ دینے کے لیے تیار ہے؟

سب لوگ خاموش رہے۔ اچانک ایک دس سال کا بچہ اپنی جگہ سے اٹھا اور کہا: اگرچہ میں چھوٹا ہوں اور میری ٹانگیں بھی پتلی ہیں لیکن میں ہر حال میں آپ کا ساتھ دینے کا وعدہ کرتا ہوں۔ یہ چھوٹے سے بچے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ آپ حضور اکرم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے۔ بچوں میں آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا اور زندگی بھر ہر موقعے اور ہر حال میں حضور اکرم کا ساتھ دیا۔ اُن کی شادی حضور اکرم کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہ سے ہوئی۔ مکے کے کافر جب مسلمانوں پر بے حد ظلم و ستم کرنے لگے تو مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے ہجرت شروع کر دی۔ کافروں نے سوچا کہ حضور اکرم بھی مدینے ہجرت کر جائیں گے۔ انھوں نے آپ کو

نقصان پہنچانے کا پروگرام بنایا۔ ایک رات انھوں نے آپ کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اللہ نے اپنے پیارے نبی کو اس بارے میں خبر کر دی۔ آپ نے حضرت علیؓ کو اپنے بستر پر لٹایا اور خود حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ہمراہ مدینے تشریف لے گئے۔

صبح کو جب کافروں نے حضرت علیؓ کو حضور پاکؐ کے بستر پر لیٹے دیکھا تو انھیں بہت غصہ آیا لیکن وہ اُن کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ حضرت علیؓ نے اسلام اور حضور اکرمؐ کی خاطر اپنی جان کی پروا نہ کی۔ یہ آپ کے ایثار قربانی اور جرأت کی بہت بڑی مثال ہے۔

حضرت علیؓ بہت بہادر اور دلیر تھے۔ کافروں سے مسلمانوں کی جتنی بھی لڑائیاں ہوئیں۔ حضرت علیؓ ان میں بڑی جرأت اور بہادری سے لڑے۔ اُن کی بہادری اور جرأت کی بنا پر حضور اکرمؐ آپ کو 'اسد اللہ' یعنی اللہ کا شیر کہا کرتے تھے۔ ایک لڑائی میں حضرت علیؓ ایک یہودی کو زمین پر گرا کر اس کی چھاتی پر بیٹھ گئے۔ وہ تلوار سے اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے کہ یہودی نے آپ کے منہ پر تھوک دیا۔ اُنھوں نے فوراً یہودی کو چھوڑ دیا۔ یہودی نے حیرانی سے اپنے چھوڑنے کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا: مسلمان صرف اللہ کے لیے لڑتا ہے، ذاتی بدلے کے لیے نہیں۔ تو نے میرے منہ پر تھوک کر میرے دل میں ذاتی بدلہ لینے کی خواہش پیدا کر دی۔ اسی لیے میں نے تجھے چھوڑ دیا۔ یہودی یہ سن کر مسلمان ہو گیا۔

حضرت علیؓ بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ نہایت سادہ لباس پہنتے تھے۔ اکثر جو کی روٹی کھاتے تھے۔ اپنا کام خود کرتے ہوئے بالکل شرم محسوس نہیں کرتے تھے۔ مسلمانوں کا خلیفہ بننے کے بعد بھی اُن کی سادگی میں کوئی فرق نہ آیا اور محنت مزدوری کر کے اپنی روزی کماتے رہے۔ کسی مانگنے والے کو اپنے در سے خالی نہیں جانے دیتے تھے۔ خود بھوکے رہتے لیکن دوسروں کو کھانا کھلاتے۔ حضرت علیؓ کی زندگی سے ہمیں سخاوت، ایثار، بہادری اور محنت کا درس ملتا ہے۔

مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں۔

- (الف) حضور اکرمؐ کی دعوت میں کون لوگ شامل تھے؟
 - (ب) حضرت علیؓ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں کیا جواب دیا؟
 - (ج) حضرت علیؓ کا حضور اکرمؐ سے کیا رشتہ تھا؟
 - (د) حضور اکرمؐ حضرت علیؓ کو بہادری کی وجہ سے کیا کہا کرتے تھے؟
 - (ه) حضرت علیؓ نے یہودی کا سر قلم کیوں نہ کیا؟
 - (و) حضرت علیؓ کی زندگی سے ہمیں کیا درس ملتا ہے؟
- 2۔ دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:-

دلیر، ہجرت، شریک، بچہ، بیٹی۔

- (i) اللہ ایک ہے اس کا کوئی — نہیں۔
- (ii) اچانک ایک دس سال کا — اپنی جگہ سے اٹھا۔
- (iii) حضرت علیؓ کی شادی حضور اکرمؐ کی پیاری — حضرت فاطمہؓ سے ہوئی۔
- (iv) مسلمانوں نے اللہ کے حکم سے — شروع کر دی۔
- (v) حضرت علیؓ بہت بہادر اور — تھے۔

3۔ جھوٹ بولنے والے کو جھوٹا کہا جاتا ہے۔

- (i) سچ بولنے والے کو کیا کہیں گے؟
- (ii) ساتھ دینے والے کو کیا کہیں گے؟

(iii) بہادری دکھانے والے کو کیا کہیں گے؟

(iv) سخاوت کرنے والے کو کیا کہیں گے؟

(v) محنت کرنے والے کو کیا کہیں گے؟

4- سبق میں حضرت علیؓ کی جو خوبیاں بیان کی گئی ہیں انھیں پانچ جملوں میں لکھیں۔

5- واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

بچہ، بڑا، عورتیں، چھوٹے، ٹانگیں۔

7- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

دعوت، جھوٹ، خاموش، غصہ، دلیر۔

برائے اساتذہ:-

★ خلفائے راشدین کے ناموں کا چارٹ بنا کر ان کی حالات زندگی بتائیں۔

★ بہادری اور جرأت کے حوالے سے وطن عزیز کے شہیدوں کے نام اور کارنامے بچوں کو سنا کر ان میں

سرفروشی کا جذبہ پیدا کریں اور فوجی اعزازات کے نام بتائیں۔

سُورج

آگ کا ہے یہ ایک سمندر
پتھروں کو بھی جو پگھلا دے
اس میں حرارت اتنی زیادہ
کرتا ہے یہ دن کو روشن
چاند اسی کے دم سے چمکتا
دنیا میں ہے زندگی اس سے
اس سے حسین بادل بنتے ہیں
کھیتوں میں فصلیں اُگتی ہیں
میٹھے میٹھے پھل پکتے ہیں
موسم آتے اور جاتے ہیں
نام سے اس کے سویرا جاگے
آگ کا طوفاں اس کے اندر
بلکہ اُن کی بھاپ بنا دے
مشکل ہے اُس کا اندازہ
اور تاروں کا رات کو آنگن
ورنہ تاریکی میں بھٹکتا
چاہو تو سُن لو کچھ قصے
بارش کے خیمے تنٹے ہیں
اور چڑیاں دانہ چگتی ہیں
جن کو مزے سے سب کھاتے ہیں
اپنی بہاریں دکھاتے ہیں
اس کے ہوتے اندھیرا بھاگے

(قیوم نظر)

مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں۔
 (الف) سورج میں کتنی حرارت ہے؟
 (ب) چاند کس کے دم سے چمکتا ہے؟
 (ج) سورج اور بارش کا کیا تعلق ہے؟
 (د) موسم کس کی وجہ سے آتے ہیں؟
 (ر) پہلے پانچ شعروں کے ہم آواز الفاظ لکھیں۔
- 2- سورج کے پانچ فائدے لکھیں۔
- 3- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
 آگ، پگھلانا، بھاپ، بھٹکتا، قصبے۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	یہ نظم زبانی یاد کریں اور کلاس میں سنائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	اپنی کاپی پر چاند اور ستاروں کا ایک خوب صورت منظر بنائیں۔

برائے اساتذہ:-

★ سورج پانی کے بخارات کو اڑا کر لے جاتا ہے یہ عمل پانی کو گرم کر کے دکھائیں۔

جانور اور ان کے خاندان

مریم تیسری جماعت کی طالبہ ہے۔ اُس کے ابو، امی، دادا اور دادی سب ایک ساتھ رہتے ہیں۔ مریم کو اپنے دادا سے بہت پیار ہے۔ جب اسے کوئی بات سمجھ نہیں آتی تو وہ اپنے دادا سے پوچھتی ہے۔ ایک دن اس نے اپنے دادا سے پوچھا۔
”دادا جان مجھے جانوروں کے بارے میں بتائیں۔ ان کے بھی خاندان ہوتے ہیں!“

دادا: بیٹی! جانوروں کے کئی خاندان ہوتے ہیں۔ مثلاً کچھ جانوروں کے دو پر، دو ٹانگیں اور پردار جسم ہیں۔ انھیں

پرندے کہتے ہیں۔ یہ ہوا میں اڑتے ہیں۔ چڑیا، فاختہ، کوئے، طوطے اور دوسرے بے شمار جانور اس خاندان کے فرد ہیں۔ کچھ جانوروں کو حشرات یعنی کیڑے کہتے ہیں۔ ان کی چھ ٹانگیں، جسم کے تین حصے (سر، دھڑ اور ٹانگیں) اور سر پر دو مونچھ نما بال ہوتے ہیں۔ جنھیں حاسے کہتے ہیں۔
مچھر، مکھی، لال بیگ، چیونٹی، شہد کی مکھی حشرات کے اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں۔

مریم: جانوروں کا کوئی اور خاندان بھی ہے؟

دادا: کچھ جانوروں کے جسم پر بال ہوتے ہیں۔ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلاتے ہیں۔ اس خاندان کو ممالیہ جانوروں کا خاندان کہتے ہیں۔ بھیڑ، بکری، گائے، بھینس وغیرہ اس خاندان میں شامل ہیں۔

مریم : دادا ابو! یہ جانور اور کیڑے مکوڑے کس طرح کے گھروں میں رہتے ہیں؟
 دادا : بیٹی! جانوروں کی کھال، بال اور پر ان کے ماحول یعنی آس پاس کی چیزوں کے مطابق ہوتے ہیں۔ یہ اپنے گھر خود بناتے ہیں۔ مثلاً پرندے گھونسلوں میں رہتے ہیں۔ کیڑے مکوڑے زمین میں بل بنا کر رہتے ہیں۔
 مریم : اگر کوئی دشمن ان پر حملہ کر دے تو یہ کس طرح اپنا بچاؤ کرتے ہیں؟
 دادا : کچھ جانور دشمن کو دیکھ کر چھپ جاتے ہیں۔ یہ اپنے ماحول کے مطابق کھال اور پر رکھنے کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ مثلاً طوطا سبز رنگ کی وجہ سے سبز پتوں میں چھپا نظر نہیں آتا۔ پرندے دشمن سے بچنے کے لیے اڑ بھی جاتے ہیں۔ اسی طرح کیڑے مکوڑے بھی گھاس اور بلوں میں چھپ جاتے ہیں۔



مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں۔
 (الف) پرندہ کسے کہتے ہیں؟
 (ب) حشرات کے جسم کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟
 (ج) جانور اور پرندے اپنی حفاظت کس طرح کرتے ہیں؟
 (د) ممالیہ جانوروں کی تین خوبیاں لکھیے۔
- 2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
 حشرات، ممالیہ، کیڑے مکوڑے، گھونسل، بل، دشمن، کھال۔

3۔ درج ذیل الفاظ کی مونث لکھیں۔ جیسے نیل۔ گائے

نیل	گائے
دادا	
ابو	
بکرا	
بھینسا	



سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1۔	مختلف پرندوں کے پُر جمع کر کے کاپی میں لگائیں۔
سرگرمی نمبر 2۔	چند ممالیہ جانوروں کے خاکے بنائیں اور ان میں رنگ بھریں۔
سرگرمی نمبر 3۔	تتلی کا خاکہ بنا کر رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

★ ممالیہ، حشرات، درندوں، پرندوں، اور چوپائیوں کی مختلف تصویریں بنوائیں اور ان کے نام بھی لکھوائیں۔

مردم شماری

نعیم اور سارا کو سکول سے چھٹی تھی۔ صبح نو بجے کا وقت تھا۔
 دروازے کی گھنٹی بجی نعیم دروازہ کھولنے کے لیے گیا تو وہاں کچھ لوگ
 فارم لیے کھڑے تھے۔ انھوں نے کہا کہ بیٹا یہ فارم اپنے ابو سے پُر کرو لینا
 ہم بعد میں فارم لے جائیں گے۔ وہ بھاگتا ہوا فارم امی کے پاس لے گیا اور
 امی سے پوچھنے لگا کہ یہ کون سے فارم ہیں یہ لوگ کیوں دے گئے ہیں؟
 امی نے کہا۔ بیٹا شام کو اپنے ابو سے پوچھ لینا۔ شام کو جب ابو آئے تو نعیم نے
 اُن کو فارم دے کر پوچھا۔ یہ کون سے فارم ہیں؟
 انھوں نے بتایا کہ یہ فارم محکمہ مردم شماری کے لوگ ہمارے گھر کے لوگوں
 کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے دے گئے ہیں۔

نعیم: ابو یہ مردم شماری کیا ہوتی ہے؟

ابو: بیٹا! مردم شماری سے مراد لوگوں کو گننا ہے۔ یہ پروگرام ہر دس سال بعد پورے ملک میں ایک ہی وقت
 میں شروع کیا جاتا ہے۔ اس کام کے لیے محکمہ تعلیم اور دوسرے بہت سے محکمے مردم شماری والوں کی مدد کرتے ہیں۔
 سارا جو پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی پوچھنے لگی۔ ابو روزانہ بہت سے نچے پیدا ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ مرتے ہیں۔

ان کا حساب کون رکھتا ہے؟

ابو: بیٹی! پیدا ہونے اور مرنے کا حساب ہر علاقے کی یونین کونسل، میونسپل کمیٹی یا میونسپل کارپوریشن رکھتی ہے۔

نعیم: ابو! یہ لوگ کس طرح کام کرتے ہیں اور کیا پوچھتے ہیں؟
ابو: بیٹا! یہ لوگ جس طرح ہمارے گھر آئے تھے اسی طرح گھر گھر جا کر معلومات حاصل کرتے ہیں کہ ہر گھر میں کتنے لوگ رہتے ہیں۔ ہر ایک کی عمر کتنی ہے؟ بچے، بوڑھے، جوان، مرد اور عورتیں کتنی ہیں؟ اس طرح گاؤں، قصبے اور شہر کی آبادی معلوم ہو جاتی ہے۔



سارا: ”ابو! یہ مردم شماری کیوں کی جاتی ہے؟

ابو: بیٹی! جب پاکستان بنا تھا تو اس وقت آبادی بہت کم تھی

جو وقت گزرنے کے ساتھ بڑھ کر کئی گنا ہو چکی ہے۔ لوگوں کی تعداد بڑھتی ہے تو ان کے لیے کھانے پینے اور پہننے کے لیے بھی زیادہ چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کی رہائش، تعلیم، علاج کے لیے زیادہ مکانوں، ہسپتالوں اور سکولوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ملک کی ہر چیز کی پیداوار بڑھانی پڑتی ہے۔ ان تمام باتوں کا حساب لگانے کے لیے مردم شماری کی جاتی ہے۔ اس سے کچھ اور معلومات بھی ملتی ہیں۔

سارا: ابو! کون سی؟

ابو: مردم شماری سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ لوگ کس کام کے ذریعے سے روزی کماتے ہیں۔ مثلاً کتنے کسان ملک کے لیے فصلیں اگا رہے ہیں؟ درزی، لوہار، بڑھئی، مستری کتنی تعداد میں ہیں؟ دفتروں اور کارخانوں میں کتنے لوگ کام کرتے ہیں؟ کتنے استاد اور ڈاکٹر ملک کی خدمت کر رہے ہیں؟

سارا: ابو! ہم نے دیکھا ہے کہ کچھ لوگ یوں ہی گھومتے پھرتے ہیں کوئی کام وام نہیں کرتے؟
 ابو: بیٹی! کچھ ایسے نکلے لوگ بھی ہوتے ہیں جو خود کچھ نہیں کرتے دوسروں کی کمائی پر پلتے ہیں۔ ایسے لوگ
 اپنے خاندان اور اپنے ملک پر بوجھ ہوتے ہیں۔ کچھ لوگ اُن سے بھی بُرے ہوتے ہیں جو بُرے
 کاموں سے یا کسی کو نقصان پہنچا کر دولت حاصل کرتے ہیں۔ اُن کو ہمارا دین بھی پسند نہیں کرتا اور
 پولیس بھی سزا دلاتی ہے۔

آخر میں بچوں نے مفید معلومات دینے پر ابو کا شکریہ ادا کیا۔ نعیم نے کہا کہ وہ ڈاکٹر بن کر اور سارا
 نے کہا کہ وہ استانی بن کر ملک کی خدمت کرے گی۔

مشق

- 1: سوالوں کے جواب لکھیں۔
 - (الف) مردم شماری سے کیا مراد ہے؟
 - (ب) مردم شماری والے لوگوں سے کیسے معلومات حاصل کرتے ہیں؟
 - (ج) لوگوں کے پیدا ہونے اور مرنے کا حساب کون سے ادارے رکھتے ہیں؟
 - (د) مردم شماری کیوں کی جاتی ہے؟
 - (ه) جو لوگ کام نہیں کرتے انہیں برا کیوں سمجھا جاتا ہے؟
- 2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
 یونین کونسل، مردم شماری، ہنر، معلومات، بوجھ۔

- 3- خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے پُر کریں۔
- (i) مَرْدُم شماری سے مراد لوگوں کو۔۔۔۔۔ ہے۔ (گننا - ناپنا)
- (ii) مَرْدُم شماری ہر۔۔۔۔۔ بعد کی جاتی ہے۔ (دس سال - پچیس سال)
- (iii) گاؤں میں۔۔۔۔۔ کا دفتر ہوتا ہے۔ (یونین کونسل - کارپوریشن)
- (iv) آبادی بڑھنے سے لوگوں کی ضروریات۔۔۔۔۔ ہیں۔ (بڑھتی - گھٹتی)
- v- جو لوگ کام نہیں کرتے وہ خاندان پر۔۔۔۔۔ ہوتے ہیں۔ (بوجھ - بوجھ نہیں)
- 4- کسان فصلیں اُگا کر ملک کی خدمت کرتے ہیں۔ اُستاد، ڈاکٹر، انجینئر ملک کی کیسے خدمت کرتے ہیں؟

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	اپنے گھر کے افراد کا چارٹ بنائیں جس میں ان کے کام بتائے گئے ہوں۔
سرگرمی نمبر 2-	مَرْدُم شماری کے فائدوں کا چارٹ بنا کر کلاس میں لٹکائیں۔
سرگرمی نمبر 3-	پاکستان کے چار صوبے ہیں۔ صوبہ پنجاب آبادی کے لحاظ سے بڑا ہے۔ بتائیں آبادی کے لحاظ سے کون سا صوبہ چھوٹا ہے؟

برائے اساتذہ:-

- ★ طلبہ / طالبات کو پاکستان کی آبادی کے بارے میں معلومات فراہم کریں۔
- ★ دُنیا کی آبادی کے بارے میں آگاہ کریں۔



ہم نے چڑیا گھر دیکھا

مور چمکتے پر والے پنجرے شیربر والے

اور موٹا بندر دیکھا

ہم نے چڑیا گھر دیکھا

دیکھا بارہ سنگھا بھی پاڑا اور چکارا بھی

چیتا بھی بڑھ کر دیکھا

ہم نے چڑیا گھر دیکھا

رنگ برنگی بطخوں کی دیکھی آنکھ مچولی بھی

پاس ہی اک لدھر دیکھا

ہم نے چڑیا گھر دیکھا

دیکھے مرغ جمیکا کے دو طوطے امریکا کے

اور سُرخاب کا پر دیکھا

ہم نے چڑیا گھر دیکھا

دیکھا ریچھ ہمالہ کا پنجہ شیر کی خالہ کا

پانچ روپے دے کر دیکھا

ہم نے چڑیا گھر دیکھا

(قیوم نظر)



مشق

1۔ سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) اس نظم میں کون کون سے جانوروں کے نام آئے ہیں؟

(ب) نظم میں دیے گئے جانوروں کے علاوہ آپ کو اور کن کن جانوروں کے نام آتے ہیں؟

(ج) اس نظم میں دو ملکوں کے نام آتے ہیں۔ جیکا، امریکا، آپ پانچ ملکوں کے نام اپنی کاپی میں لکھیں۔

سرگرمی

سرگرمی نمبر 1۔	پالتو اور جنگلی پرندوں کے نام اور تصویروں کے چارٹ بنا کر جماعت کے کمرے میں لگائیں۔
----------------	--

برائے اساتذہ:-

- ★ چڑیا گھر کے جانوروں کا چارٹ دکھا کر بچوں کو مختلف جانوروں کا تعارف اور پہچان کروائی جائے۔
- ★ ممکن ہو تو بچوں کو قریبی شہر کے چڑیا گھر کی سیر کروا کر عملی مشاہدہ کروائیں۔



ضلعی انتظامیہ

(1)

معاذ نے گھر کے دروازے پر لوگوں کو اونچی آواز میں باتیں کرتے سنا تو باہر نکل آیا۔ دیکھا کہ مزدور گھر کے سامنے کی سڑک بنارہے ہیں اور اُس کی امی ایک شخص کو کچھ سمجھا رہی ہیں۔ وہ ماں کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا۔ ماں کی باتیں سن کر وہ شخص ایک طرف چلا گیا تو معاذ نے اپنی ماں سے پوچھا۔ امی! آپ اُس سے کیا باتیں کر رہی تھیں؟

اُس کی ماں نے جواب دیا۔ بیٹا! یہ ٹھیکیدار ہے۔ میں نے اس سے کہا ہے کہ سڑک مضبوط اور ستھری بنوانا۔

معاذ نے دوسرا سوال کیا: امی! یہ سڑک آپ بنوا رہی ہیں؟

ماں: نہیں بیٹے۔ سڑک تو حکومت بنوا رہی ہے۔ میں تو اس کی نگرانی کر رہی ہوں۔

معاذ: امی جان! حکومت کو کیسے پتا چل جاتا ہے کہ ہماری سڑکیں بننے والی ہیں؟

ماں: بیٹے میں اس علاقے کی کونسلر ہوں نا۔ اسی طرح ملک بھر میں حکومت کے نمائندے ہیں۔ ہم لوگ اپنے

اپنے علاقے کی مانگ اور ضرورت حکومت کو بتاتے ہیں۔



معاذ: حکومت میں اور کون لوگ ہوتے ہیں؟
 ماں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر گھر میں آتے ہوئے کہا۔ ”یہ جاننا چاہتے ہو تو ذرا توجہ سے سنو۔ ہمارے ملک پاکستان کے چار صوبے ہیں۔“

معاذ: پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان۔

ماں: شاباش! ہر صوبے میں کئی کئی ضلع ہیں اور ہر ضلع میں کئی کئی تحصیلیں ہیں۔ ان تحصیلوں میں کئی کئی یونین کونسلیں ہیں۔ ان سب کا انتظام چلانے کے لیے کئی ایک محکمے ہیں۔ صوبہ کے بڑے حاکم کو گورنر کہتے ہیں۔ ضلعوں، تحصیلوں اور یونین کونسل کے لیے ”ناظم“ چنے جاتے ہیں۔ یہ ناظم اپنے اپنے مقام پر لوگوں کی بھلائی کے لیے کام کرتے ہیں۔ ان کو رقم حکومت دیتی ہے۔

معاذ نے پوچھا: اس سے سرٹکیں بنتی ہیں؟

ماں: سرٹکیں، ہسپتال، سکول اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔

معاذ: امی! اور کون سے کام؟

ماں: پینے کے لیے صاف پانی۔ گندے پانی کا نکاس۔ سمجھے!

معاذ: جی امی جی!

ماں: آؤ تمہیں ہسپتال لے چلوں۔ میں وہاں بھی کچھ کام کروا رہی ہوں وہ بھی دیکھ لو۔

مشق

- 1۔ سوالوں کے جواب لکھیں:
 - (الف) معاذ گھر سے باہر کیوں نکل آیا؟
 - (ب) اُس کی ماں ٹھیکیدار کو کیا سمجھا رہی تھی؟
 - (ج) صوبے کا بڑا حاکم کیا کہلاتا ہے؟
 - (د) ناظم کو کون منتخب کرتا ہے؟
 - (و) لوگوں کی بھلائی کے لیے رقم کون دیتا ہے؟
- 2۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
نگرانی، نمائندے، حکومت، بھلائی، نکاس۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1۔	اپنی یونین کونسل کے ناظم اور کونسلرز کے ناموں کا چارٹ بنائیں۔
سرگرمی نمبر 2۔	اپنے ضلع کا نام لکھیں۔ اس میں کتنی تحصیلیں ہیں۔ نقشہ بنا کر رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

★ حکومت لوگوں کی بھلائی پر جو روپیہ خرچ کرتی ہے وہ کہاں سے حاصل کرتی ہے؟ بچوں کو تفصیل سے بتائیں۔

★ بچوں کو یونین کونسل کے طریقہ انتخاب کے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔

ہیلٹھ آفیسرز ہیں۔ بنکوں کے لیے مینیجر صاحبان ہیں اور امن و امان قائم رکھنے کے لیے پولیس ہے۔



ضلع کے بڑے پولیس آفیسر کو ایس پی کہتے ہیں۔ اس کے ماتحت بہت سے تھانے ہوتے ہیں۔ ہر تھانہ اپنے علاقے میں چوری چکاری اور لڑائی جھگڑوں کی روک تھام کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

سارا : امی جان ! پولیس چوروں کو پکڑ کر مارتی ہوگی نا؟

ماں : وہ ان کو عدالت سے سزا دلواتی ہے۔ ضلع کی بڑی عدالت کو سیشن کورٹ کہتے ہیں۔ اس کا جج 'سیشن جج' کہلاتا ہے۔ اس عدالت کے ماتحت کئی چھوٹی عدالتیں ہوتی ہیں۔ سب سے چھوٹی عدالت تحصیل کی سطح پر ہوتی ہے۔ اس کے بڑے افسر کو تحصیل دار کہتے ہیں۔ تحصیل دار کے ماتحت قانون گو، گرداور، پٹواری ہوتے ہیں۔ یہ ہماری زمینوں کا ریکارڈ رکھتے ہیں اور زمین داروں سے ان کی پیداوار کے مطابق لگان وصول کر کے سرکاری خزانے میں جمع کرواتے ہیں۔

معاذ نے سارا سے کہا ”میں یہ سب باتیں اپنے ہم جماعتوں کو بتاؤں گا۔“

ماں : کیا ہی اچھا ہو کہ تم یہ سب لکھ کر اپنے استاد صاحب کو دکھاؤ تاکہ وہ یہ سب باتیں پوری کلاس کو سمجھا دیں اور اگر کوئی بات مجھ سے رہ گئی ہے تو وہ بھی بتا دیں۔

سارا : امی جان ! میں بھی یہ لکھ کر اپنی ٹیچر کو دکھاؤں گی۔

ماں نے اسے بھی شاباش دی۔

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) پولیس کے ضلعی افسر کو کیا کہتے ہیں؟

(ب) بینک کا بڑا افسر کیا کہلاتا ہے؟

(ج) ضلع کی بڑی عدالت کا افسر کیا کہلاتا ہے؟

(د) ہماری زمینوں کا ریکارڈ کون کون رکھتا ہے؟

(ه) سرکاری خزانے میں رقم کہاں سے آتی ہے؟

2- نیچے کچھ عہدوں کے نام دیے گئے ہیں۔ ان کے سامنے ان کے کام کرنے کی جگہ کا نام لکھیں۔

نام	کام کرنے کی جگہ
گورنر	
ایس۔ پی	
تحصیل دار	
تھانے دار	

3- 'میر اسکول' اس عنوان پر دس جملے لکھیں۔

4۔ درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

عدالت۔ سزا۔ افسر۔ پیداوار۔ شاباش۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1۔	ایک چارٹ بنائیں جس میں خوب صورت دائروں میں ضلعی انتظامیہ کے افسروں کے عہدے لکھے ہوئے ہوں۔
سرگرمی نمبر 2۔	اپنے استاد صاحب کی نگرانی میں کسی تھانے، تحصیل، عدالت کا مطالعاتی دورہ کریں۔

برائے اساتذہ:-

★ اس سبق میں کچھ افسروں کے عہدوں کے مختصر نام دیے گئے ہیں۔ آپ ان کے پورے نام

بچوں کو لکھوائیں مثلاً ایس پی۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

★ بچوں کو کسی سرکاری محکمہ کے دفتر لے جا کر وہاں کی کارکردگی کا مشاہدہ کروائیں۔

قرآن مجید پڑھنا

(4)

”سُورَةُ الْكَوْثَرِ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَكَ الْكَوْثَرَ ﴿١﴾ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ﴿٢﴾

إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ﴿٣﴾

”سُورَةُ قُرَيْشٍ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لَا يُلْفِ قُرَيْشٍ ﴿١﴾ الْفَهْمُ رَحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ﴿٢﴾

فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ ﴿٣﴾ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ

جُوعٍ وَأَمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ ﴿٤﴾

”سُورَةُ الْمَاعُونِ“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالْإِيمَانِ ﴿١﴾ فَذَلِكَ الَّذِي يَدْعُ

الْيَتِيمَ ﴿٢﴾ وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ﴿٣﴾ فَوَيْلٌ

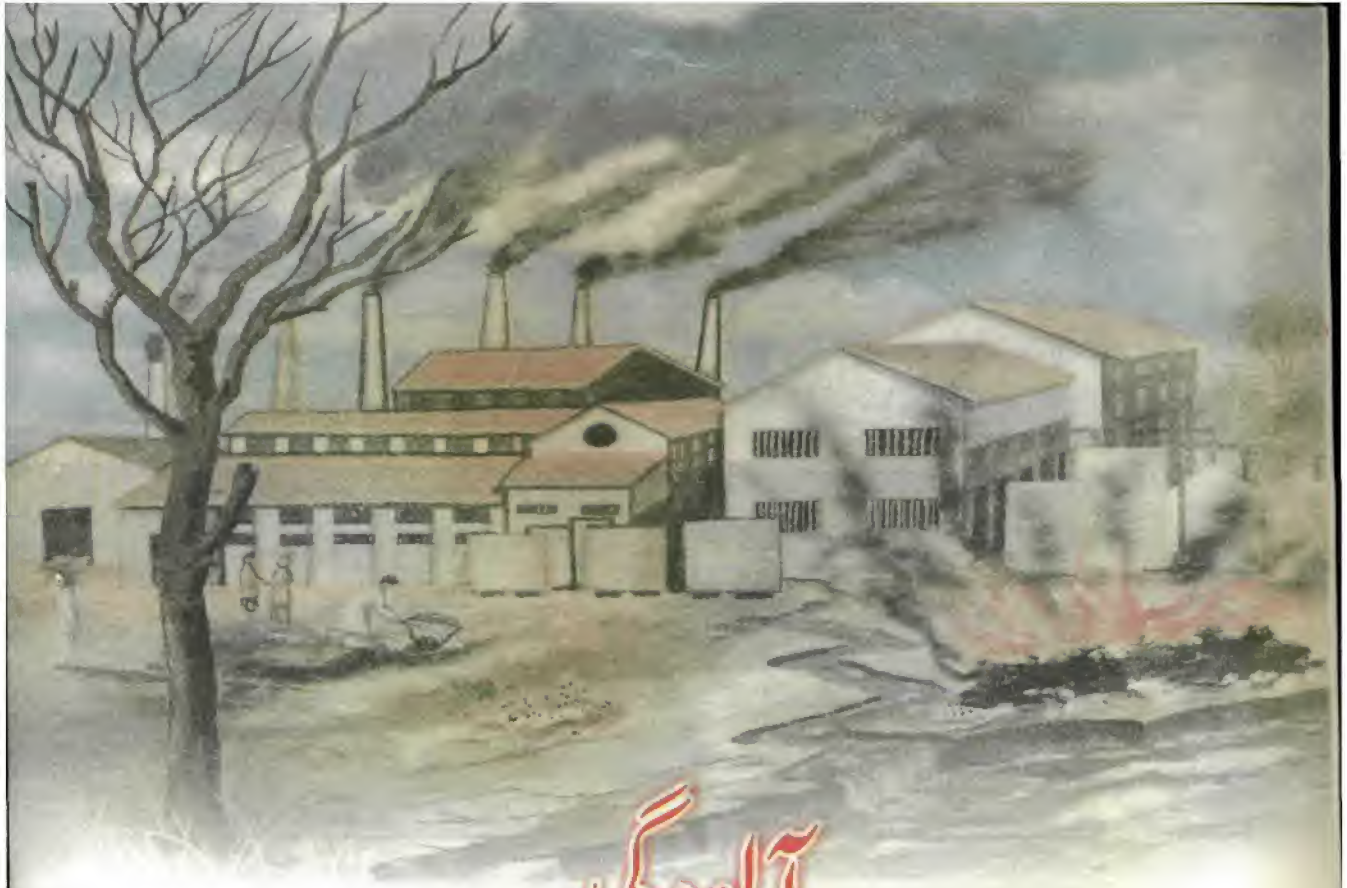
لِلْمُصَلِّينَ ﴿٤﴾ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ﴿٥﴾

الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ﴿٦﴾ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ﴿٧﴾

برائے اساتذہ:-

بچوں کو بتائیں کہ قرآن پاک کی سب سے بڑی سورۃ ”البقرہ“ ہے جس کی 286 آیات ہیں اور سب سے چھوٹی سورۃ ”الکوثر“ ہے جس کی صرف 3 آیات ہیں۔

قرآن پاک ہمارے نبی ﷺ پر قریباً تیس سال تک نازل ہوتا رہا۔ بچوں کو بتائیں کہ آپؐ پر کس عمر میں نزول قرآن کا آغاز ہوا۔



آلودگی

احمد کے گاؤں، جو شہر سے صرف پانچ کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے، کے قریب سے پختہ سڑک گزرتی ہے۔ اس پر ہر وقت گاڑیاں، ٹرک، کاریں، تانگے وغیرہ چلتے رہتے ہیں۔ گاؤں کے پاس سے ایک سیم نالا بھی گزرتا ہے۔

چند سال پہلے گاؤں میں جوتے بنانے کا ایک کارخانہ لگ گیا۔ احمد کے ابو اور گاؤں کے دوسرے لوگ اس کارخانے میں کام کرنے لگے۔ رفتہ رفتہ اور بہت سے لوگوں نے شہر اور گاؤں کے درمیانی علاقے میں لوہا پگھلانے، چھڑا رنگنے اور کئی دوسری قسم کے کارخانے لگائے۔ اس طرح شہر اور گاؤں آپس میں مل گئے۔ یہ کارخانے اپنے زہریلے مادے اور گنداپانی سیم نالے میں اور کھلی زمین پر پھینکنے لگے۔

لوگ خوش تھے کہ انھیں آسانی سے ملازمت مل جاتی ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتے تھے کہ کارخانوں سے نکلنے والے زہریلے مادے اور گندا پانی ان کی صحت اور زمین کے لیے کتنا نقصان دہ ہے۔ ایک دن احمد کی بہن کلثوم پینے کے لیے پانی بھر کر لائی تو جس نے بھی وہ پانی پیا اس نے شکایت کی کہ برتنوں سے بو آرہی ہے۔ پھر چند دن بعد پڑوس کے گھروں سے بھی اس طرح کی شکایات ملنے لگیں اور رفتہ رفتہ یہ شکایت بڑھ گئی۔

احمد قریبی شہر کے کالج میں سائنس کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ اس کے استاد صاحب نے کلاس میں ماحول اور زیر زمین پانی کے گندا اور زہریلا ہونے کے بارے میں پڑھایا تھا۔ اس کے ذہن میں خیال ابھرا کہ کہیں گاؤں کا پانی گندا اور زہریلا نہ ہو رہا ہو۔ اس نے ایک صاف بوتل میں پانی بھرا اور شہر میں محکمہ ماحول کی لیبارٹری میں لے گیا۔ وہاں پانی کا معائنہ کیا گیا تو معلوم ہوا پانی میں زہریلے مادے ہیں جو صحت کے لیے سخت نقصان دہ ہیں۔

احمد کے گاؤں کی زمین بنجر ہو ہی چکی تھی جانور بھی کم ہو گئے تھے اب فضا بھی کارخانوں کے دھوئیں کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی۔ سب گاؤں والوں نے مل کر فیصلہ کیا کہ حکومت کو درخواست دی جائے کہ وہ پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا انتظام کرے اور کارخانوں کے مالکان کو گندا پانی اور زہریلے مادے کھلی زمین پر پھینکنے سے روکے۔ احمد اور اس کے پڑھے لکھے ساتھی اس مہم میں سب سے آگے تھے۔ ان کی کوشش سے کچھ ہی دن میں یہ کام ہو گیا اور گاؤں والوں کو صاف پانی ملنے لگا۔ کارخانوں کے لیے ایک نالہ بنا دیا گیا جو زہریلے مادے گاؤں اور شہر سے دور لے جاتا ہے۔

مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں۔
 (الف) احمد کا گاؤں اور شہر آپس میں کیسے مل گئے؟
 (ب) احمد کے گاؤں کی زمین کیسے بنجر ہو گئی؟
 (ج) گاؤں کا پانی کڑوا کیوں ہو گیا؟
 (د) گاؤں والوں نے صاف پانی حاصل کرنے کے لیے کیا کیا؟
 (ه) اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے لیے آپ کیا کریں گے؟
- 2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔
 قصبہ۔ بنجر۔ زہریلے مادے۔ ملازمت۔ ماحول۔
- 3- درج ذیل الفاظ کے الٹ معنی والے الفاظ لکھیں۔
 پختہ۔ بنجر۔ آسان۔ خوش۔ شہر۔
- 4- درج ذیل خالی جگہوں کو مثال کے مطابق پُر کریں۔
 آنا سے آیا دوڑنا کھیلنا لکھنا دیکھنا

سرگرمی

سرگرمی نمبر 1- دھواں چھوڑتی ہوئی گاڑی کی تصویر بنا کر اس میں رنگ بھریں۔

برائے اساتذہ:-

- ★ آلودگی کی وضاحت کریں۔
- ★ ماحول کو آلودگی سے صاف رکھنے کے طریقے اور فوائد بتائیں۔



حوالدار لالک جان

گلگت اور بلتستان کے علاقے پاکستان کے انتہائی شمال میں واقع ہیں۔ اسلام آباد سے قریباً چار سو میل دور یہ علاقے سمندر کی سطح سے آٹھ سے دس ہزار فٹ بلند ہیں۔ سردیوں میں یہاں شدید سردی پڑتی ہے۔ برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیاں اور دلکش قدرتی نظاروں میں گھرا ہوا یہ علاقہ بے حد خوب صورت ہے۔

ان ہی دلکش نظاروں میں گھری ہوئی وادی کے ایک چھوٹے سے گاؤں بندور میں لالک جان 1967ء میں پیدا ہوئے۔ لالک جان کا خاندان ایک عام ساخنتی خاندان تھا۔ گھر کے سب لوگ مذہب سے گہرا لگاؤ رکھتے تھے۔ لالک جان بچپن ہی سے اپنے ماں باپ کے بڑے فرماں بردار تھے۔ بڑوں کی عزت کرتے تھے اور غریبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔

لالک جان نے ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں سے ہی حاصل کی اس کے بعد ناردرن لائٹ انفنٹری میں سپاہی کی حیثیت سے بھرتی ہو گئے۔ فوج میں شامل ہو کر انھوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور کچھ عرصے بعد ترقی کر کے حوالدار بن گئے۔

کارگل کا علاقہ دنیا کا بلند ترین علاقہ ہے۔ یہاں پر پاکستانی مجاہدین اور دشمن کی فوجیں آمنے سامنے بیٹھی ہیں۔ حوالدار لالک جان اسی محاذ پر اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ ایک دفعہ وہ چھٹیوں پر اپنے گھر گئے ہوئے تھے۔ انھیں پتہ چلا کہ دشمن نے کارگل کے محاذ پر زبردست حملہ کیا ہے۔ لالک جان اپنی چھٹیاں ختم ہونے کا انتظار کیے بغیر محاذ جنگ پر پہنچ گئے۔ گھر سے رخصت ہوتے وقت انھوں نے اپنی ماں سے عرض کی: میرے لیے خلوص دل سے دعا کریں کہ اللہ مجھے اپنے پیارے وطن کی حفاظت کرتے ہوئے شہادت نصیب کرے۔

ایک رات دشمن کی فوج نے حوالدار لالک جان کی چوکی پر بھرپور حملہ کیا۔ لالک جان اپنی جان کی پروا کیے بغیر دشمن پر فائرنگ کرتے رہے۔ وہ قریبی مورچوں میں جا کر اپنے جوانوں کا حوصلہ بھی بڑھاتے رہے۔ صبح ہونے تک انھوں نے دشمن کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ اگلی رات دشمن نے تازہ دم فوج کے ساتھ پھر چوکی پر حملہ کیا۔ لالک جان اپنے دلیر اور بہادر مجاہدین کے ساتھ دشمن کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار بیٹھے تھے۔ انھوں نے ایک بار پھر دشمن کو اس کے مورچوں میں بھگا دیا۔ دو تین راتیں اسی طرح حملے ہوتے رہے۔ لالک جان اور ان کے بہادر جانباز اپنے آرام کی پروا کیے بغیر دشمن کے ارادوں کو ناکام بناتے رہے۔

7 جولائی 1999ء کو دشمن نے توپ خانے کی مدد سے ایک بار پھر اس چوکی پر حملہ کیا۔ دشمن ہر حال میں اس چوکی پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ حوالدار لالک جان توپ کے ایک گولے سے شدید زخمی ہو گئے لیکن انھوں نے دشمن کا مقابلہ جاری رکھا۔ کمپنی کمانڈر نے ایک دوبار انھیں کارروائی سے روکنا چاہا

لیکن لالک جان زخمی حالت میں بھی دشمن پر وار کرتے رہے۔ وہ زخموں کی تاب نہ لا کر شہید ہو گئے لیکن دشمن کے ناپاک قدم پاکستانی مورچوں تک نہ پہنچنے دیے۔ دشمن شکست کھا کر بھاگ گیا۔



حوالدار لالک جان کو اس بے مثال بہادری، بے باکی، اور عظیم قربانی پر نشانِ حیدر کا اعزاز دیا گیا۔ نشانِ حیدر پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز ہے یہ ان فوجیوں کو دیا جاتا ہے جو بہادری اور دلیری کا ایسا کام کرتے ہیں جس کی مثال ملنا مشکل ہو۔ لیکن یہ تو دنیاوی اعزاز ہے آخرت میں شہیدوں کو جو نعمتیں ملیں گی ان کا تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک میں ہے کہ شہیدوں کو مردہ نہ کہو وہ تو زندہ ہیں۔ تمہیں ان کی زندگی کا اندازہ نہیں۔ حوالدار لالک جان شہید

نشانِ حیدر حاصل کرنے والے دسویں مجاہد اور شمالی علاقے کے نشانِ حیدر پانے والے پہلے فوجی جوان ہیں۔ اللہ ان کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین!



مشق

- 1- سوالوں کے جواب لکھیں۔
 - (الف) گلگت اور بلتستان کے علاقے کہاں واقع ہیں؟
 - (ب) لالک جان کب اور کہاں پیدا ہوئے؟
 - (ج) لالک جان کی عادات کیا تھیں؟
 - (د) لالک جان نے کس محاذ پر دشمن کا سامنا کیا؟
 - (ه) لالک جان نے کب اور کہاں شہادت پائی؟
 - (و) لالک جان کو کس فوجی اعزاز سے نوازا گیا؟
- 2- درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کے معنی واضح ہو جائیں۔

علاقہ، خاندان، فرماں بردار، فرائض، شہادت -
- 3- واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

علاقے، وادی، مذہب، مجاہدین، فوجیں، چھٹیاں، چوکی -
- 4- دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

فوجی، شدید، حملے، لگاؤ، محاذ -

 - (i) سردیوں میں یہاں ——— سردی پڑتی ہے۔
 - (ii) گھر کے سب لوگ مذہب سے گہرا ——— رکھتے تھے۔

- (iii) دو تین راتوں تک اسی طرح — ہوتے رہے۔
- (iv) نشانِ حیدر پاکستان کا سب سے بڑا — اعزاز ہے۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	پاکستان میں اب تک جن شہیدوں کو 'نشانِ حیدر' مل چکا ہے۔ ان کی تصاویر کا البم بنائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	پاکستان اور بھارت کے درمیان اب تک جو جنگیں ہوئی ہیں ان کے نام اور سن چارٹ کی شکل میں لکھیں۔

برائے اساتذہ:-

★ ایک اچھے اور وطن دوست سپاہی کی خوبیاں بچوں کو بتائیں۔

پیارا پاکستان



پیارا پاکستان
اللہ کا احسان
پیارا پاکستان
اللہ کا احسان

ہم اس کے کام آئیں گے
اس کی شان بڑھائیں گے
ہم اس کے کام آئیں گے
اس کی شان بڑھائیں گے
پیارا پاکستان
پیارا پاکستان

اللہ کا احسان
پاکستان آزاد رہے گا
یہ گلشن آباد رہے گا
پاکستان آزاد رہے گا
یہ گلشن آباد رہے گا
اللہ کا احسان

پیارا پاکستان

(عنایت علی خان)

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	اس نظم کو زبانی یاد کر کے کورس کی شکل میں جماعت میں گائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	ایسا کوئی اور ترانہ اپنی کاپی میں لکھ کر استاد کو دکھائیں۔

الطفی



مسافر نے بچے سے پوچھا۔ ”بیٹا! یہ سڑک کہاں جاتی ہے؟ بچے نے جواب دیا ”یہ تو کہیں نہیں جاتی۔ بس یہیں لیٹی رہتی ہے۔“



تین بے وقوف دریا کے کنارے بیٹھے تھے۔ اچانک ایک بولا ”یار اگر دریا میں آگ لگ جائے تو بیچاری مچھلیاں کہاں جائیں؟“

دوسرے بے وقوف نے فوراً کہا۔ ”دریا سے نکل کر درختوں پر چڑھ جائیں“
تیسرے نے اُسے ڈانٹا۔ ”ارے بے وقوف ! یہ بھی کوئی گائیں بھینسیں ہیں جو درختوں پر
چڑھ جائیں۔“



بچہ پسینے سے شرابور گھرا آیا تو کمرے میں آنے کی بجائے صحن میں کھڑا ہو گیا۔ ماں نے پوچھا ”بیٹا !
تم دھوپ میں کیوں کھڑے ہو !“
بچے نے کہا ”امی جان ! میں پسینہ سکھا رہا ہوں“



ایک بے وقوف دوسرے سے۔ ”اگر تم یہ بتا دو کہ میری جھولی میں کیا ہے تو میں یہ انڈے تمہیں
دے دوں۔“

دوسرا بے وقوف ”اچھا ذرا سوچنے دو۔“
 پہلا بے وقوف ”اور اگر تم یہ بھی بتا دو کہ یہ کتنے انڈے ہیں تو دس کے دس تمہیں دے سکتا ہوں۔“
 دوسرا بے وقوف ”تم ہمیشہ ایسے ہی مشکل سوال پوچھتے ہو۔“



ایک کند ذہن نے اپنے ساتھی کے سامنے شیخی بگھاری ”اللہ نے مجھے دو چیزیں بہت اچھی دی ہیں۔“
 ساتھی نے پوچھا ”بھلا کون کون سی؟“
 شیخی خورہ : ایک تو حافظہ بہت اچھا دیا ہے اور دوسری۔۔۔۔۔ اور دوسری۔
 ساتھی : دوسری کیا؟

کند ذہن نے شرمندہ ہو کر کہا ”دوسری یاد نہیں رہی۔“

دوست کے نام خط

پاک کالونی گوجرانوالا

12 مئی 2003ء

پیارے دوست جمیل!

السلام علیکم! چند دن پہلے ڈاکیا آپ کا خط دے گیا۔ مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ سالانہ امتحان میں اچھے نمبر لے کر پاس ہو گئے ہیں۔ آپ اور آپ کے گھر والوں کو مبارک ہو۔ ایک چیز جس نے مجھے پریشان کیا وہ آپ کی والدہ کی بیماری ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ انھیں ٹانفائیڈ ہو گیا ہے۔ اب ان کی طبیعت کیسی ہے؟ کسی ماہر اور تجربہ کار ڈاکٹر سے علاج کرانا تھا۔ فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں۔ اس مرض کا علاج ہو سکتا ہے۔ صرف دوا اور پرہیز ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق کرنا چاہیے۔ اگر ہماری کسی مدد کی ضرورت ہو تو ہم حاضر ہیں۔ گرمیوں کی چھٹیاں ہوں تو آپ اپنی والدہ کے ہمراہ ہمارے ہاں ضرور آئیں پھر سیر کے لیے لاہور چلیں گے۔

آپ کے ابا جان کی خدمت میں میرا سلام۔ سب بہن بھائیوں کو پیار۔

آپ کا دوست

عزیر سہیل

برائے اساتذہ:-

خط کے چھ حصے ہوتے ہیں۔

- ★ مقام اور تاریخ۔ (جہاں سے اور جب خط لکھا جا رہا ہے)
- ★ القاب یعنی جسے خط لکھا جا رہا ہے اسے مناسب ادب کے ساتھ خطاب کرنا۔
- ★ نفس مضمون یعنی جو کچھ آپ کہنے جا رہے ہیں وہ صاف صاف انداز میں لکھنا۔
- ★ اختتام یعنی اپنے خط کو مناسب انداز میں ختم کرنا جیسے بڑوں کو آداب، چھوٹوں کو پیار وغیرہ۔
- ★ خط لکھنے والے کا نام۔
- ★ خط کے لفافے کے ایک طرف، جس کو خط لکھا گیا ہے، اس کا پورا اور مکمل پتا۔
- ★ بچوں کو اس خط کا جواب لکھوائیں۔



بیماری کی درخواست

بخدمت جناب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ پرائمری سکول دُنیا پور
جناب عالی!

گزارش ہے کہ مجھے کل سے بخار ہے اس لیے سکول حاضر نہیں ہو سکتا۔ مہربانی فرما کر دو دن کی
رخصت عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

عرضے

آپ کا فرماں بردار شاگرد

راحیل احمد جماعت سوم

گورنمنٹ پرائمری سکول دُنیا پور

2 فروری 2004ء

سرگرمی

سرگرمی نمبر 1۔	اپنے علاقہ کے ناظم کو درخواست لکھیں کہ وہ آپ کے گاؤں / محلے کی لگیاں پختہ کروائے اور گندے پانی کے نکاس کا صحیح بندوبست کرے۔
----------------	--



چنبیلی

بات سہیلی
پھول چنبیلی
پھیلا پھیلا
چھتری جیسا
کلیاں اس کی
لمبی لمبی
بھینی بھینی
ہر ایک کا جی
فخر رہے گا
میرے وطن کا



مانو میری
پھولوں میں ہے
اس کا پودا
گھاس پہ رکھی
ناڑک سی ہیں
اُجلی اُجلی
یہ دیں خوش بُو
جس سے خوش ہو
مجھ کو اس پر
پھول چنبیلی

(قیوم نظر)

مشق

1- سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) چنبیلی کے پودے کی کلیاں کیسی ہوتی ہیں؟

(ب) چنبیلی کی خوشبو کیسی ہوتی ہے؟

(ج) ہمیں چنبیلی کے پودے پر کیوں فخر ہے؟

(د) ہمارے وطن کا کیا نام ہے؟

2- خوش بو کا الٹ بد بو ہے۔ ان الفاظ کے الٹ لکھیں۔

مانو۔ پھول۔ ناڑک۔ اُجلی۔

سرگرمیاں

سرگرمی نمبر 1-	اس نظم کو کورس کی شکل میں مل کر گائیں۔
سرگرمی نمبر 2-	”چنبیلی“ کا اور کیا نام ہے؟ اپنے استاد صاحب سے دریافت کریں۔

برائے اساتذہ:-

★ ”چنبیلی“ پاکستان کا قومی پھول ہے۔

★ پاکستان کے کون کون سے قومی نشانات ہیں؟ بچوں کو بتائیں۔

★ ”چنبیلی“ کا پودا جماعت کے کمرے میں بچوں کو دکھا کر اس کا خاکہ بنوائیں اور پتیوں

میں رنگ بھروائیں۔

”اچھی اچھی باتیں“

- (۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا کیوں کہ شرک سب بڑا گناہ ہے۔
- (۲) ہر حال میں اللہ کا شکر ادا کرنا کہ شکر کرنے سے نعمتوں میں برکت ہوتی ہے۔
- (۳) باقاعدہ نماز پڑھنا کہ نماز بڑے کاموں سے روکتی ہے۔
- (۴) چغلی اور غیبت نہ کھانا۔ اس سے انسان کی قدر کم ہو جاتی ہے۔
- (۵) لوگوں سے بے رنجی اور لا پرواہی نہ کرنا ایسا آدمی مصیبت میں اکیلا رہ جاتا ہے۔
- (۶) زمین پر اکڑ کر اور غرور سے نہ چلنا۔ اللہ کو غرور اور تکبر پسند نہیں۔
- (۷) لوگوں سے ان کے مرتبے اور عمر کے مطابق بات کرنا۔ اس سے ان میں ہر دل عزیزی اور محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
- (۸) اونچی آواز اور بڑے لہجے میں بات نہ کرنا۔ کیوں کہ گدھے کی آواز اگرچہ سب سے اونچی ہے مگر بہت بُری ہے۔
- (۹) مصیبت کے وقت صبر کرنا۔ کیوں کہ اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔
- (۱۰) ہمسائے کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔

سرگرمیاں

ان اچھی باتوں میں سے اکثر باتیں قرآن اور حدیث کے حوالے سے بیان کی گئی ہیں۔ آپ کو اچھی باتیں یاد ہوں تو اپنی کاپی پر لکھیں۔	سرگرمی نمبر ۱۔
بتائیں اپنے ہمسائے کا آپ کیسے خیال رکھتے ہیں؟	سرگرمی نمبر ۲۔

دُعا

ہاتھ اٹھائے سر کو جھکائے رحم پہ تیرے آس لگائے
 آئے ہیں یارب تیرے در پر اپنے کرم کی ہم پہ نظر کر
 سیدھی راہ دکھا دے ہم کو سچ مچ نیک بنا دے ہم کو
 قوم کو دل سے پیار کریں ہم قوم کا بیڑا پار کریں ہم
 علم و ہنر سے شاد ہمیں کر فکروں سے آزاد ہمیں کر

نام پہ تیرے جان فدا ہو

نیر کی پوری یہ دُعا ہو

(شفیع الدین نیر)

سرگرمی

سرگرمی نمبر ۱۔	دعا زبانی یاد کریں اور سکول اسمبلی میں پڑھیں۔
برائے اساتذہ۔	بچوں کو علامہ اقبالؒ کی نظم ”بچے کی دعا“ زبانی یاد کروائیں۔

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قومِ ملک سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچمِ ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی شانِ حال جانِ استقبال
سایہٴ خدائے ذوالجلال